بغیر اجازت مصنف کوئی صاحب قصد طبع نہ فرماویں

پر دہ مشین گن ہے نہیں کچھ تھمتی ایکدم فائر چلا رہی ہے دھڑا دھڑ دھڑم دھڑم
اس کا جواب لکھ کے جو دکھلائے آریہ انعام نقد پائیگا دو سو دہ کم سے کم

انعامی رسالہ موسوم بہ

مشین گن

جسمیں دلائل عقلی و نقلی سے دس فائر ایسے چلائے گئے ۔ جن سے پابندی ویدوں کے ایشوری گیان یعنی الہامی کلام ہونے کی پوری تردید کی گئی ہے۔ اور ایسے معقول سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں ۔ جن کے جواب سے ہی ان کے ویدوں کا تانا بانا سب درہم برہم ہوجاتا ہے

جسکو

خاکسار میر قاسم علی احمدی ایڈیٹر فاروق قادیان نے
تالیف کر کے

بماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء

باہتمام احمد وجودی پرنٹر خواجہ پریس بٹالہ میں طبع کرا کر فاروق منزل سے
شایع کیا

قیمت علاوہ محصولڈاک ۲

بار اول ۱۰۰۰

(ملنے کا پتہ :- فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب)

دو جدید قابل دید کتابیں

(۱) انیسویں صدی کا مہرشی

یعنی

بانی آریہ سماج کی پُراسرار زندگی

یہ وہ لیکچر ہے۔ جو ۲۶ جون ۱۹۲۳ء کو خاکسار ایڈیٹر فاروقی نے بمقام لاہور دس ہزار کے مجمع میں دیا تھا جس پر تیس ہزار کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ جو خدا کے فضل سے داخل دفتر ہو گئی۔ اب احباب کے تقاضے اور فائدہ عام کے لئے اسکو مکمل کر کے کتابی صورت میں شائع کر دیا ہے۔ یہ وہ انوکھا اور دلچسپ مضمون ہے۔ جس کے سامنے آریہ سماج نادم اور سرنگون ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۱۰/ علاوہ محصولڈاک ؛

(۲) صاعقہ ذوالجلال (ہر دو حصہ)

اس رسالہ کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول میں آریوں کے اس اعتراض کا جواب ہے۔ جو عیسائیوں کی سے چاٹ کر دہ حضرت زینبؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح پر کیا کرتے ہیں۔ پوری تفصیل اور تحقیق کے ساتھ مدلل طور پر جواب دیا گیا ہے۔ اور دوسرے حصہ میں دیانندی نیوگ کا مکمل فوٹو نظم و نثر میں کھینچ کر اس کے آگے آریہ سماج کی موت پر آریوں کی شہادت اور آریوں کی بد زبانی کے دس سرکاری سرٹیفکیٹ اور خود ان کا اپنا اقبال۔ آخر میں بانی آریہ سماج کا ایک خط ہے۔ جو اس نے مرنے کے بعد تناسخ کے چکر میں پھنس کر اپنے چیلوں کے نام بھیجا ہے۔ نہایت ہی دلچسپ اور قابل قدر ہے۔ قیمت ہر دو حصہ صرف ۷/ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

مینجر فاروقی بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشین گن

ویدپچھلے اعمال کا بدلہ ہے نہ کہ ہدایت نامہ

فائر اول

آریہ سماج کے بانی دیانندجی کا یہ بیان ہے کہ موجودہ چاروں وید خدا کی طرف سے دنیا کے ابتدا میں اُن انسانوں کو ملے تھے جنکے پچھلے جنم کے اعمال اس قابل تھے۔ کہ اُنکو یہ وید بطور جزا اعمال دئے جاویں چنانچہ سوامی جی رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں مندرجہ ذیل سوال و جواب لکھتے ہیں۔

"سوال۔ تو پھر کیا وجہ کہ چار ہی (رشیوں) کے دلوں میں ویدوں کو ظاہر کیا؟"

"جواب۔ اس سے ایشور کی نسبت طرف داری یا تعصب کا الزام ذرا بھی نہیں آتا۔ بلکہ اس سے عادل و منصف پرمیشور کا سچا انصاف ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ انصاف اسی کا نام ہے۔ کہ جو جیسا عمل کرے۔ اسکو ویسا ہی پھل دیا جاوے۔ اسلئے یہاں پر سمجھنا چاہیئے۔ کہ انکے یعنی (رشیوں کے) پہلے پنوں (نیکیوں) کی وجہ سے انکے دل میں ویدوں کا الہام یا انکشاف کرنا مناسب تھا۔"

(رگوید بہاشں بہومکا ترجمہ نہال سنگھ مطبوعہ بار دوم ۱۹۰۲ء صـ۱۱)

ایسا ہی رگوید آدی بہاشں بہومکا ترجمہ لالہ منشی رام جگیاسو (حال سوامی شردھانند گماشتہ راشدھی ملکانہ راجپوتان) مطبوعہ ۱۸۹۷ء مطبع ست دھرم جالندھر کے صـ۳۱ پر ہے۔ اسی کے مطابق مستند ترجمہ ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۹۹ء بار اول نولکشور پریس لکھنؤ کے ساتویں باب کی دفعہ ۱۷ صـ۲۶۷ پر منقول ہے۔

ان حوالوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ چار انسانوں کو جو اس دنیا کے شروع میں چار وید دیئے گئے تھے۔ وہ انکی گذشتہ زندگی یعنی پچھلے جنم کی نیکیوں کے بدلہ میں دیئے تھے۔ نہ کہ صدور اعمال سے پہلے۔

بانیٔ آریہ سماج کا یہ نرالا عقیدہ کہ چار انسانوں کو جو اس دنیا کے شروع میں پیدا ہوئے تھے۔ چار وید انکے نیک اعمال کے بدلہ میں ملے تھے۔ عقل سلیم کے سراسر خلاف ہے۔ اور علم صحیح سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وید کوئی ایسا ہدایت نامہ ایشور کیطرف سے انسانوں کو نہیں ملا۔ جس کے مطابق وہ اعمال بجالا کر کسی اچھے بدلہ پانے کے مستحق ہوں۔ بلکہ ایسے نیک اعمال بغیر موجودگی ان ویدوں کے انسان بجالا سکتا ہے۔ جن کے بدلہ میں ویدوں کا مجموعہ اسکو مل جائے۔ لہٰذا وید اعمال کا بدلہ ہے نہ کہ ہدائت نامہ۔

دیکھو وجوہات ذیل

(۱) کون نہیں جانتا کہ اچھے یا بُرے یعنی نیک و بد اعمال انسان اپنی تجویز سے نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کو اعمال کے کرنے سے پہلے ایشور کیطرف سے یہ علم نہ دیا جائے۔ کہ فلاں عمل پاپ ہے۔ اور فلاں کرم پُن۔ پس بدون کسی قانون الٰہی کے نیک و بد اعمال کا صدور ناممکن ہے۔ کیونکہ پن ایشوری احکام کی بجا آوری اور پاپ خدا کے حکم کی خلاف ورزی کا نام ہے۔ اس لئے

جب تک انسانوں کی پیدائش سے پہلے کوئی ہدائت نامہ موجود نہ ہو۔ جسکے مطابق انسان عمل کریں۔ تب تک خود بخود پاپ و پن کا وجود کسطرح مانا جا سکتا ہے۔ اور ویدوں کا پرکاش یا الہام بقول سوامی جی نیکیوں کے بدلے میں ہوا ہے۔ یعنی ویدوں کا الہام ہونے سے قبل انسانوں نے کچھ ایسے نیک کام کئے تھے جنکی جزا میں انکو وید عطا ہوئے۔ پس ویدوں کے بغیر بھی انسان پن و پاپ کر سکتا تھا۔ اور وہ پن و پاپ (نیکی و بدی) ویدوں کے علاوہ کسی دیگر قانون کے مطابق صادر ہوتے تھے۔ لہٰذا قانون مقدم ہوا۔ اعمال سے اور اعمال مقدم ہوئے وید سے۔ اسکو آسانی فہم کیلئے بطور سوال وجواب بیان کر کے حل کرتے ہیں۔

س۔ انسان کے کسی فعل کو پن (نیک) یا پاپ (بد) کس وقت اور کس بناء پر قرار دیا جاتا ہے؟

ج۔ جس وقت انسان کوئی عمل کر چکتا ہے۔ تو اُسکے نتیجہ یا اثر کو اچھا یا بُرا (نیکی یا بدی) کہا جاتا ہے۔ اور یہ نیکی و بدی کا حکم کسی ایسے قانون کی بناء پر لگایا جاتا ہے۔ جو ایشور کی طرف سے صدور اعمال سے پیشتر موجود ہوتا ہے۔ اگر عمل کے وقوع میں آنے سے پہلے کوئی الٰہی قانون موجود نہ ہو۔ تو کسی انسانی فعل کو گناہ یا پاپ، نہیں کہہ سکتے۔

مثلاً ہَوَن کو جس کے متعلق سوامی جی فرماتے ہیں۔ کہ جو آریہ ہو کر ہوم نہیں کرتا۔ وہ شودر ہے۔ (دیکھو ستیارتھ پرکاش چوتھا باب دفعہ ۴۶ صـ۱۲۷) جو کار ثواب اور ترک کو پاپ بتایا گیا ہے۔ (دیکھو ستیارتھ پرکاش تیسرا باب دفعہ ۲۰ صـ۸۶) تو یہ کسی الٰہی قانون کی بناء پر قرار دیا ہے۔ نہ کہ محض اپنی مرضی سے۔

س۔ جبکہ الٰہی ہدائت نامہ صدور اعمال سے پہلے ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ عقل تسلیم کرتی ہے۔ تو اس صورت میں ان چاروں رشیوں

نے وہ اعمال کس قانون کے مطابق کئے تھے۔ جو ایسے اعلیٰ اور نیک قرار پائے۔ کہ وید ان اعمال کے بدلے میں ایشور کی طرف سے آئے؟

ج "تمام جیو (روح) اپنی ذات سے انادی ہیں (یعنی غیر مخلوق خود بخود) اور انکے اعمال اور یہ تمام دنیا پرواہ (دور تسلسل) سے ازلی ہے۔" (رگوید بہاش بھومکا مترجمہ نہال سنگھ ص۱۱ و مترجمہ منشی رام حال شردھانند ص۱۳۱) اسلئے گذشتہ دنیا کے خاتمہ پر جس جس قسم کے اعمال روحوں کے تھے۔ انکے مطابق اس دنیا کے شروع میں انہیں جسم ملے۔ اور ان میں سے انہی چار رشیوں کے عمل ایسے اعلیٰ تھے۔ کہ ویدوں کے الہام کا ذریعہ بن سکیں۔ اسلئے انہیں پر وید نازل ہوئے" (تغیر بھومکا مترجمہ منشی رام ص۳۲)

س۔ کیا مجرد روح بغیر ملنے جسم کے کوئی عمل نیک و بد کرسکتی ہے؟

ج۔ بغیر مادی جسم کے ملنے کے کوئی فعل اچھا یا برا نہیں کرسکتی!

س۔ جبکہ بغیر جسم کے روح کوئی پاپ یا پن کا کام نہیں کرسکتی۔ تو ایسے اعمال مجرد روح نے بغیر جسم کے ازل میں کسطرح کر لئے تھے۔ جن کے بدلہ میں روح کو جب جسم ملا۔ تو ویدوں کا انعام عطا ہوگیا؟

ج۔ چونکہ ازلی زمانہ سے روح اور اسکے کرم (اعمال) اور کرم کرنے کی طاقت کا تعلق ہے۔ اسلئے ازلی زمانہ سے بطور تسلسل اعمال ہوتے رہے ہیں۔ ہم دنیا کے سلسلہ کو دور تسلسل سے ازلی مانتے ہیں۔ اور کبھی دنیا کا آغاز نہیں مانتے۔ اسلئے ان رشیوں کے جنکو وید ملے۔ سابقہ نیک اعمال کے قائل ہیں۔

س۔ جس حالت میں کہ کوئی روح باوجود عمل کرنے کی طاقت رکھنے کے اس وقت تک کوئی عمل نہیں کرسکتی جب تک کہ اسکو وہ وسائل جن سے عمل

کرسکے نہ حاصل ہوجائیں۔ یعنی مادی جسم نہ مل جائے۔ تو کیا محض روح کو عمل کرنیوالی طاقت کے رکھنے ہی سے جزا و سزا کا ملنا شروع ہوجاتا ہے۔ یا فعل کے خارجی طور پر وقوع میں آنے پر؟

مثلاً روح میں حرکت کرنے اور گیان حاصل کرنے کی دو طاقتیں ہیں۔ تو کیا وہ ان طاقتوں سے بغیر حصول مادی پاؤں برائے حرکت اور حواس ظاہری من وغیرہ برائے گیان کہیں حرکت کرکے جاسکتی ہے۔ اور کوئی گیان پاسکتی ہے؟ اگر بغیر آلات مادی وہ محض طاقت کے ہونے سے کچھ نہیں کرسکتی۔ یعنی پاؤں نہ ہوں۔ تو وہ سندھیا عبادت کیلئے جنگل میں نہیں جاسکتی اور من وغیرہ آلات گیان نہ ہوں۔ تو وہ گایتری وغیرہ کے منتر سیکھ سکتی۔ نہ بول سکتی نہ پڑھ سکتی ہے۔ تو مجرد طاقتوں کے ہونے پر وہ سندھیا کرنیکا نیک پھل اور گایتری کے جاپ کا اچھا بدلہ کیونکر پاسکتی ہے؟ اور اگر صرف عمل کرنیکی طاقت کے موجود ہونے پر ہی اسکو جزا و سزا ملنی شروع ہوجاتی ہے۔ تو پھر دنیا بنانے اور اس میں روح کو مادی اجسام دینے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ جبکہ بغیر آلات مادی بھی وہی نتیجہ روح کو حاصل ہوجاتا ہے۔ تو آلات مادی کا دینا بالکل فعل عبث اور تحصیل حاصل ہے۔ جو کسی عقلمند انسان کا بھی کام نہیں۔ چہ جائیکہ پرمیشور ایسا فعل کرے۔ جو نہایت ہی نادانی کا ہے۔ لہذا جن انسانوں کو وید اعمال کے بدلہ میں دیئے جانے آریہ سماج مانتی ہے پہلے ان انسانوں کے ایسے اعمال تو ثابت کرے۔ جو بغیر اتصال مادہ جو کہ انسان کے حادث اور مخلوق ہونیکی دلیل ہے۔ مجرد روح سے ازل میں جبکہ ابھی جسم سے نہیں ملی تھی سرزد ہوچکے تھے؟

ج۔ جبکہ آریہ سماج بروئے وید اعمال کے سلسلہ کی کوئی ابتدا ہی نہیں مانتی۔ اور اس تھیوری کو پرواہ سے انادی یعنی بطور دور تسلسل کے مانتی ہے تو جب تک دور تسلسل کی تردید نہ کرلو ہم پر کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔

ناظرین! مجھے عجیب قسم کے انسانوں سے واسطہ پڑا ہے۔ جو نہ علمی دلیل کو سمجھ سکیں۔ نہ عقلی استدلال کو جانیں طوطی کی طرح ایک ہی بات "در بین چہ شک" سیکھ رکھی ہے۔ کہ اعمال کا سلسلہ پرواہ سے انادی ہے۔ نہ دَوْر کو جانیں۔ نہ تسلسل سے واقف نہ سلسلہ سے آشنا نہ ازلیت کو سمجھیں۔ اسلئے اب انکے پرواہ سے انادی سلسلہ پر ایک فائر چلا کر اسکو اڑاتا ہوں وباللہ التوفیق

پرواہ سے انادی یا دور تسلسل کی تردید

فائر دوم

س۔ مہاشہ جی فرمایئے تو ہی سکہ انادی پدارتھ (ازلی اشیاء) کتنی ہیں؟

ج۔ جیو (روح) پرکرتی (مادّہ) ایشور (خدا) یہ تین ازلی غیر مخلوق ہیں۔

س۔ یہ مرکب (اتصالی) حالت میں انادی ہیں یا مفرد (انفصالی) حالت میں۔ یعنی روح مجرد بلا تعلق مادّہ۔ اور مادّہ مفرد بلا تعلق روح ازلی ہے یا دونوں ملے ہوئے ازلی ہیں؟

ج۔ روح الگ۔ مادّہ الگ۔ ایشور الگ فرداً فرداً ازلی ہیں۔ جڑے ہوئے ملے ہوئے ازلی نہیں ہیں۔

س۔ روح مادہ کے ساتھ خود بخود جڑ جاتی ہے۔ یا انکو کوئی دوسری طاقت ملاتی ہے؟

ج۔ نہ روح مادّہ سے نہ مادّہ روح سے خود بخود مل جاتا ہے۔ بلکہ ایشور انکو جب آپس میں ملا کر ترکیب دیتا ہے تب وہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

س۔ روح کو مادّہ کے ساتھ ملانے کا فعل ترکیب دینا کہلاتا ہے۔ یا کچھ اور؟

ج۔ روح کو مادّہ سے ملانا ترکیب دینا ہی ہوتا ہے۔ اور یہ ایشور کا فعل ہے

س۔ کیا یہ ترکیب دینے کا فعل ازل سے ہی چلا آتا ہے۔ یا کسی خاص وقت سے؟

ج۔ چونکہ پرمیشور ازل سے ہے۔ اسلئے اسکے صفات اور افعال بھی ازل سے ہیں۔ اور یہ ترکیب دینے کا فعل یعنی روح کو مادّہ سے ملانے کا کام بھی ازلی ہے۔ کسی خاص وقت سے نہیں۔

س۔ دیکھو ہوش کر کے جواب دو۔ جبکہ تم نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ ازلیت کی صفت فرداً فرداً روح اور مادّہ کو حاصل ہے۔ اور وہ دونوں الگ الگ ازلی ہیں۔ نہ کہ ملے ہوئے۔ تو پھر انکی ترکیب کو کیونکر ازلی بتلاتے ہو؟

ج۔ اسلئے کہ پرمیشور ازلی ہے۔ تو اسکے صفات اور کام بھی ازلی ہیں۔ اگر کسی خاص وقت سے اسکے کام مانے جائیں۔ تو ایک وقت تک پرمیشور کو نکما اور بیکار ماننا پڑیگا۔ کہ کچھ وقت تک تو وہ خالی بیٹھا رہا۔ اور بعد کو کام کرنے لگا۔ اس سے ایشور کی ذات پر نقص آتا ہے۔

س۔ آپکی اس تقریر سے کہ "خدا ازلی ہے۔ اور اسکے صفات بھی ازلی ہیں۔ اسلئے اسکے افعال بھی ازل سے ہی ہونے چاہئیں" معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ صفت اور فعل کو ایک ہی سمجھتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو صفت اور فعل کی تعریف کر دو؟

ج۔ صفت (گن) اسکو کہتے ہیں۔ جو موصوف کی ذات میں موجود رہتی ہے جیسے پانی میں برودت۔ آگ میں حرارت۔ اور فعل اس کام کو کہتے ہیں۔ جو فاعل نے کیا۔ اور پہلے موجود نہ تھا۔ جیسے آگ کا کام جلانا۔ اور پانی کا کام بجھانا۔

س۔ فعل فاعل کی کسی صفت کو کہتے ہیں۔ یا کسی صفت کے ظہور کا نام ہے؟ کیونکہ فعل اور صفت اگر ایک ہی شے ہو۔ تب یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب سے صفت ہے۔ تب سے فعل ہے۔ مگر ایسی صورت میں فاعل کوئی نہیں رہتا۔ جسکا وجود فعل سے مقدم ہوتا ہے؟

ج۔ ایشور کا ذاتی گُن (صفت) گیان ہے۔ مگر اس گیان کا کسی رشی کو دینا ایشور کا فعل ہے۔ اور رشی روح و مادہ سے مرکب ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ گیان (علم) خدا کی صفت ہے۔ اسکے ظہور کیلئے وہ وقت ہوگا۔ جب روح و مادہ سے ملا کر خدا اس وجود کو بنائیگا جسکو گیان دینا ہے یعنی انسان پس صفت گیان اور اس کا موصوف ایشور یہ دونوں تو ازلی ہوئے۔ مگر اس گیان کا دوسرے وجود پر ظہور اس وقت ہوگا جب روح و مادہ سے مرکب ہستی گیان لینے والی بن جائیگی۔ اُس ہستی سے مقدم وجود گیان دینے والے کا ہے جو ایشور ہے۔ اور صفت گیان کے ظہور کا نام فعل ہے۔ نہ کہ مطلق صفت کو ہی فعل کہتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ جب سے صفت ہے تب سے فعل ہے۔ نہایت غلط ہے۔ فعل سے صفت کا اور فاعل کا وجود مقدم ہے۔ اور فعل ظہور صفت کو کہتے ہیں۔ نہ کہ صفت کو۔

پس صفات کے ازلی ہونے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ ان کے ظہور فی الخارج کو بھی جو افعال کہلاتے ہیں۔ ازلی قرار دیا جائے۔ الّا اس صورت میں جبکہ فاعل کے افعال اختیاری اور بالارادہ نہ ہوں۔ بلکہ اضطراری اور بے اختیاری سے... سرزد ہوں۔ جیسے کہ ایک رعشہ والے کے ہاتھ کی حرکت اضطراری اور اختیار سے باہر ہے۔ مگر ایک صحیح و سالم تندرست انسان کے ہاتھ کی حرکت اسکے ارادے اور اختیار سے ہوتی ہے۔

آریہ سماج کا یہ کہنا کہ جب سے خدا ہے۔ تب سے ہی اسکے فعل ہیں۔ اسطرح تو صحیح ہے کہ اسکے افعال کی ابتدا نہیں۔ مگر صفات اور افعال میں تقدم و تاخیر عقلی ضرور ہے۔ گو زمانی نہ ہو۔ لیکن افعال کے آثار اور نتائج میں حقیقی طور پر صفات اور افعال سے تاخرِ زمانی ہے۔ کیونکہ وہ معلول اور مفعول ہیں۔ اور کوئی فعل اپنے فاعل سے اور کوئی مفعول فعل سے مقدم نہیں ہوتا۔ یا بالفاظ دیگر کوئی ل اپنی علت سے مقدم نہیں ہوتا۔ اور نہ معلول و علت

ہم عصر ہوتے ہیں۔ اسلئے ماننا پڑیگا۔ کہ دور تسلسل کا دعویٰ جو دُنیا کے سلسلہ کے پرواہ سے انادی ہونیکا کیا جاتا ہے صریح باطل اور جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ دور بھی۔ اور تسلسل بھی ہر دو غلط اور علم و عقل کے بالکل مخالف ہیں۔

آریہ سماج کا یہ دعویٰ کہ ہر ایک دنیا تو حادث ہے۔ مگر اس کا مجموعہ جس کو سلسلہ کہکر لکارتے ہیں۔ غیر مخلوق اور انادی ہے۔ کیسی بیہودگی ہے۔ ایک طرف تو صرف خدا۔ روح۔ مادہ کو ازلی مانتے ہیں۔ اور پھر روح و مادہ سے ترکیب یافتہ ہر دنیا کی ہر شئے کو مرکب اور معلول بتلاتے ہیں۔ مگر دوسری طرف جہالت سے اسکے مجموعے کو انادی اور غیر مخلوق کہنے لگتے ہیں۔ یہ عجیب فلاسفی ہے۔ جبکہ کوئی دنیا ایسی نہیں۔ جو معلول نہ ہو اور کوئی معلول ایسا نہیں جسکی ابتدا نہ ہو۔ پھر وہ کونسا معلول ہے جسکا مجموعی سلسلہ ازلی ہو۔ یہ منطق صرف دیانندیوں کو ہی زیبا ہے۔ کہ ایک طرف ہر ایک دنیا کو حادث بھی تسلیم کریں۔ دوسری طرف اس کے سلسلہ کو جو کہ پے در پے بنتا رہا ہے۔ بوجہ اپنی کم علمی اور اس کا شمار معلوم نہ ہونے کے ازلی غیر حادث غیر مخلوق قرار دیں۔ ہٰذا شئی عجیب ؕ

دیانندی مہاشے ابتائیں تو سہی کہ

بس۔ سلسلہ دُنیا کا ہر فرد خدا سے پیچھے اور مرکب ہے۔ یا نہیں؟ اگر کہو کہ مرکب ہے۔ تو مرکب ازلی نہیں ہوتا۔ لہٰذا تمہارے سب دعوے پرواہ سے انادی ہونے کے باطل ہو گئے۔ اور جو کہو۔ کہ مرکب نہیں۔ تو یہ باطل ہے۔ کیونکہ کوئی دُنیا ایسی نہیں۔ جو بغیر بنائے خدا کے خود بخود بنگئی ہو۔ اور کوئی فرد کسی دنیا کا ایسا نہیں۔ جس کا وجود خدا سے پیچھے نہ ہو۔ پھر وہ اعمال کن وجودوں سے صادر ہو گئے جنکو بدلہ اعمال میں وید کا انعام ملا۔ اور وہ وجود عمل کرتے ہوئے ہی ازلی تھے۔ یا بالفاظ دیگر وہ بنے بنائے انسان ازلی تھے تبھی۔ تو انکے کرم (اعمال) ازلی ہو سکتے ہیں۔ ورنہ مرکب اور حادث کے افعال و اعمال انادی کیسے ہونگے؟ اسکے بعد

ضرورت تو نہ تھی۔ کہ آریوں کے مسلمات سے بھی پرے اس سے انادیت جیسے لغو مسئلہ
کی تردید کیجائے۔ لیکن تاہم بھانپ پہنچانے کی غرض سے ہم ذیل میں ان کے رشیوں
سے ہی انکے خلاف ڈگری صادر کراتے ہیں۔ آریو سنو! اور کان کھولکر سنو!
تمہارے مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کیا فرماتے ہیں۔

(۱) ہر علت معلول سے مقدم ہوتی ہے۔ جیسے بیج جو درخت کی علت ہے
درخت سے پہلے ہے۔ اور درخت بعد۔ (دیکھو ستیارتھ پرکاش۔ باب ۸
دفعہ ۱۲ صفحہ ۲۸۱) گو درخت کا بعد میں ہونا اور بیج کا پہلے غلط ہے کیونکہ بیج درخت سے ہوتا ہے

(۲) کبھی علت معلول ہم عمر نہیں ہوتے۔ (دیکھو سانکھیہ درشن مترجمہ
درشنانند طبع سوم صفحہ ۱)

(۳) کوئی معلول ازلی نہیں ہوتا دیکھو ستیارتھ پرکاش باب ۸ دفعہ ۲۴ صفحہ ۲۸۶)

نتیجہ

ہر ایک دنیا اور اسکے ہر ایک فرد کی علت اولیٰ یا علت فاعلی خدا ہے۔ اور
ہر ایک دنیا (جو اب موجود ہے۔ یا پہلے اس سے گذرتی رہیں۔ یا آئندہ ہوتی
رہینگی۔) اور ان کا ہر ایک فرد معلول ہیں۔ اور علت ہمیشہ معلول سے پہلے ہوتی
ہے۔ اور کبھی علت اور معلول (یعنی خدا جو علت فاعلی ہے۔ اور ہر دنیا اور
اس کا ہر فرد خواہ اب ہے۔ یا اس سے پہلی دنیا میں تھے۔ یا آئندہ ہونگے۔
وہ معلول ہیں۔) ہم عمر نہیں ہو سکتے۔ اور کوئی معلول ازلی نہیں ہوتا۔ ہر ایک
معلول حادث اور پیدا شدہ ہے۔ لہٰذا کوئی انسان خواہ وہ اس دنیا کا ہو۔ یا
اس سے پہلی ہر ایک دنیا کا یا آئندہ ہونیوالی ہر دنیا میں۔ ازلی یا انادی نہیں
ہو سکتا۔ اسلئے وید جنکو بدلہ اعمال میں ملے۔ وہ خود یا ان کے اعمال کسی
حالت میں ازلی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ ترکیب سے ہوئے ہیں اگر ایشور مہاراج
نے بقول آریہ سماج انادی روح اور مادہ سے بنائے ہیں۔ اور جب

تک روح و مادہ مل کر ان کا وجود بنا نہ تھا۔ وہ مفرد حالت میں کوئی کرم نہیں
کر سکتے تھے۔

(۱) جو شے اتصال سے پیدا ہوتی ہے۔ اسکی ابتداء ہوتی ہے۔
(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۵۲) اور جسکی ابتداء ہوتی ہے۔ وہ اور اسکے
اعمال ازلی نہیں ہوتے۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۶۳) اور جو اتصال (یعنی
جوڑکر ترکیب دینے) سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ ازلی اور ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔
اور فعل (کرم) بھی پیدائش اور فنا سے آزاد نہیں۔ اسکی بھی ابتداء
اور انتہا ہے (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۵۷) پس ہر ایک وید کا انعام پانیوالا
اتصال یعنی ترکیب سے بنتا ہے۔ جس کی ابتداء ہے۔ اور جبکہ فاعل کرم
کرنے والے کی ابتداء ہے۔ تو اس کے اعمال کیونکر انادی ہو سکتے ہیں
اور ہر فعل کا آغاز ہے۔ تو ترکیب سے پیدا شدہ فاعلوں کے افعال کا آغاز
کیوں نہ ہو۔ لہٰذا کوئی وجود ایسا نہیں۔ کہ جس کے پیدا شدہ ہونے پر بھی اعمال کا
سلسلہ انادی ہو۔ خواہ وہ کسی دنیا کی ابتداء میں پیدا ہوا

آریہ سماج کا فاضل سنسکرت مہارشی سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش کے
باب ۱۲ دفعہ ۷ میں ایسی پوچ بات کہتا ہے۔ جو اپنی لغویت میں بے مثال ہے
اور وہ یہ ہے۔ کہ

"(۹) جیو اور کرموں کا (روح اور اعمال) کا تعلق لازم ملزوم ہے۔ اسی
وجہ سے ازلی زمانہ سے جیو اور اس کے کرم (اعمال) اور کرم کرنے کی طاقت
کا تعلق ہے۔" صفحہ ۵۶۳

کوئی ہے۔ جو اس مہمل عبارت کا مطلب سمجھ سکے؟ خدا جانے تثلیث
پرست رشی کیا ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اگر اس کا یہ مطلب ہے۔ چونکہ روح میں
عمل کرنیکی طاقت ہے۔ اسلئے صرف طاقت کی موجودگی سے کرم کرنا لازم آجاتا
ہے۔ تو یہ ایسی بیہودہ بات ہے۔ کہ جس کی تردید کی ضرورت نہیں۔ مگر اتنا

بتا دینا مناسب ہے۔ کہ محض کسی طاقت کے موجود ہونے پر ہی بلا اظہار طاقت کوئی سزا یا جزا نہیں ملا کرتی۔ کون نہیں جانتا۔ کہ انسان میں قتل کر دینے کی طاقت ہے۔ مگر کبھی کسی دیانندی کو محض اس وجہ سے کہ اس میں چونکہ قتل کر دینے کی طاقت موجود ہے۔ گورنمنٹ نے پھانسی دیدیا ہو؟ ہرگز نہیں۔ جب تک اس طاقت سے کام لیکر کسی کو قتل نہ کر ڈالے۔ کبھی سزا یاب نہیں ہوتا۔ بنابریں روح میں کرم کرنے کی طاقت کا ہونا اسکو کوئی بدلہ نہیں دلاسکتا تاوقتیکہ وہ اس طاقت کو فعل میں لاکر اچھا یا بُرا کرم نہ کرے۔ اور فعل میں اس طاقت کو جبھی لاسکتے ہیں۔ جبکہ اسکو کرم کے آلات اور اسباب مل جائیں۔ ورنہ بالکل مثل دست و پا بریدہ انسان کے ہے جس میں چلنے اور کام کرنے کی طاقت ہے۔ مگر بوجہ نہ ہونے آلات حرکت ہاتھ اور پاؤں کے وہ نہ چل سکتا ہے۔ نہ کوئی کام کرسکتا ہے۔ اور روح مجرد بلا اتصال مادہ بخیال آریہ سماج ازلی ہے۔ گو وہ کام کرنے کی طاقت رکھتی ہو۔ مگر جب تک اسکو ایشور جسم مادی جو آلات ہیں کرم کرنے کے واسطے نہ دے۔ وہ کچھ نہیں کرسکتی۔ اور جسم کا ملنا بعقیدہ دیانندیان موقوف ہے اعمال پر اور اعمال موقوف ہیں جسم ملنے پر۔ لہٰذا یہ دور ہے۔ جسکو اہل علم باطل یقینی جانتے ہیں۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ میں اسکی بھی تردید سُناتا ہوں۔

تسلسل اور دَوْر ہر دو باطل

س۔ دَوْر کسکو کہتے ہیں۔

ج۔ "دریافت ایک علم کا موقوف ہو۔ دوسرے علم پر اور علم ثانی موقوف ہو علم اول پر جو خود مجہول ہے" (ستیارتھ پرکاش باب ۱۲ دفعہ ۵ حاشیہ صفحہ ۵۵۱)

س۔ چار رشیوں کو وید کیوں ملے؟

ج۔ انکے اعمال سابقہ کے بدلہ میں۔

س۔ اعمال سابقہ ان کی پیدائش سے پہلے کہاں سے آ گئے؟

ج۔ اس سے پہلی دنیا میں وہ عمل انہوں نے کئے تھے۔

س۔ پہلی دنیا میں انکو انسانی جسم عمل کرنیکو کسطرح مل گیا؟

ج۔ ان کے اعمال کے بدلہ میں۔

س۔ وہ اعمال بغیر ملنے جسم کے اُن سے کیونکر صادر ہوئے؟

ج۔ چونکہ روح ازلی ہے۔ اور روح کے صفات بھی ازلی ہیں۔ اسلئے اسکے کرم بھی ازلی ہیں۔ کیونکہ کرم کرنے کی طاقت ان میں ازلی ہے۔

س۔ روح کے صفات ازلی ہونے سے اور ان میں عمل کرنے کی قوت کے ازلی ہونے سے افعال جو کہ ظہور صفت کا نام ہے۔ اس سے کیونکر صادر ہو گئے؟

ج۔ یہ بطور دور تسلسل کے پرواہ سے انادی ہے جیسے دن سے پہلے رات اور رات سے پہلے دن اسیطرح جنم سے پہلے کرم اور کرم سے پہلے جنم ہے۔

س۔ تسلسل کسے کہتے ہیں؟

ج۔ امور نامتناہی کے (جنکی ابتدا اور انتہا نہ ہو) مرتب ہونے کو تسلسل کہتے ہیں۔ (ستیارتھ حاشیہ صفحہ ۵۵۲ و رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۶ حاشیہ)

س۔ پرواہ سے انادی کسکو کہتے ہیں؟

ج۔ پرواہ تسلسل کو۔ اور انادی ازلی غیر پیدا شدہ شے کو کہتے ہیں

س۔ کیا دور اور تسلسل ممکن الوقوع ہیں؟

ج ۔ ہر دو باطل اور ناممکن الوقوع ہیں ۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش باب ۱۲ دفعہ ۹۴ د ، صفحہ ۵۵۲ و سانکھیہ درشن صفحہ ۲۲

(۱) دور بھی مثل تسلسل کے باطل ہے ۔ سنسکرت زبان میں تسلسل کو "آن اوستھا دوش" یا "آن اوستھا" یعنی ، اور دور کو انیوانیہ دوش کہتے ہیں ۔" ستیارتھ حاشیہ صفحہ ۵۵۲

(۲) مسوون کا مول یعنی اپادان کارن پر کرتی ہے ۔ چونکہ جڑ کے جڑ نہیں ہوتی اگر کوئی فضول مان لے ۔ تو وہ تسلسل آجاتا ہے ۔ جو محال ہے ۔" سانکھیہ درشن مطبوعہ بار سوم مترجمہ درشنانند صفحہ ۲۲

جبکہ دور اور تسلسل دونوں باطل ہیں ۔ تو تم کیونکر ایک باطل عقیدہ دور تسلسل کا رکھتے ہو ۔ دیکھو تمہارا کیا بیہودہ دعویٰ ہے کہ

روح کو بغیر عمل کے جسم نہیں ملتا ۔ اور عمل بغیر جسم کے نہیں ہو سکتا ۔ جو صریح دور ہے ۔ اور دور باطل ہے ۔ لہٰذا یہ دعویٰ ہی سرے سے باطل ہے ۔ پس یا تو یہ تسلیم کرو ۔ کہ روح نے کبھی بغیر جسم کے عمل کئے ہوں تب اسکو عملوں کے بدلہ میں جسم ملا ۔ یا بغیر عمل کے جسم ملا اور پھر عملوں کا سلسلہ شروع ہوا ۔ اسطرح ماننے سے دور نہیں عائد ہوتا ۔ اور ان دو صورتوں کے سوا کوئی تیسری صورت ہو ہی نہیں ہو سکتی ۔ اگر ہو سکتی ہے ۔ تو ثابت کر دکھاؤ ؟

الحمدللہ کہ پرواہ سے انادی سلسلہ یعنی دور تسلسل کا عقلاً و نقلاً غلط ہونا ہم نے ثابت کر دیا جس کے ساتھ ہی یہ امر لازمی طور پر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ وید کسی گذشتہ اعمال کے بدلہ میں نہیں ملے ۔ بلکہ اعمال بجا لانے کے واسطے بطور ہدائت نامہ کے ایشور نے دئے تھے ۔ اور دیانند صاحب کا یہ عقیدہ کہ چاروں وید چار رشیوں کو انکے پچھلے اعمال کے بدلہ میں ملے تھے ۔ بالکل غلط اور ہبائً منثورا ہو کر دیانندی پنتھ کی تمام عمارت کو گرا گیا ۔

انسان مختار آزاد ہے

فائر سوم

انسان اعمال نیک و بد کے کرنے میں آزاد اور مختار ہے ۔ خدا نہ جبر سے نیکی اور زبردستی سے بدی اس سے کراتا ہے ۔ بلکہ اسکو کام کرنے کی طاقتیں دیکر ان طاقتوں کو اسکے ارادہ اور خواہش کے ماتحت کر دیا ہے ۔ جس طرح چاہے ان سے کام لے ۔ چنانچہ سوامی دیانند بھی ستیارتھ پرکاش باب ۷ کے سوال ۴۹ کے جواب میں لکھتا ہے ۔ کہ انسان

"اپنی طاقت کے مطابق کام کرنے میں خود مختار ہے ۔" (صفحہ ۲۵۱)

لو دیانندیو اب ذرا سنبھل کر تیسرے فائر کا نتیجہ دیکھو !! دیانند صاحب کا جبکہ یہ عقیدہ ہے ۔ اور یہ ویدک دھرم کے ویدوں سے ہی نکالا گیا ہے ۔ کہ بغیر پچھلے نیک عملوں کے ایشور مہاراج کی طرف سے وید نہیں ملتے جنکو وید دیئے گئے ۔ ان کے گذشتہ اعمال اسقدر نیک تھے ۔ کہ جن کا بدلہ انکو چار وید پرمیشور جی نے عطا کئے ۔ تو اسپر ہمارا یہ دریافت طلب سوال ہے ۔ کہ

س ۔ اس دور دنیا کے وسط میں یعنی جبکہ آدھا دور دنیا کا گذر چکا ہو اگر کوئی انسان اسقدر اعمال بجا لا سکے ۔ جنکے بدلہ میں ایشور کے انصاف میں اس کو وید کا دیا جانا لازمی ہے ۔ اور پھر وہ شخص اپنی طبعی عمر پوری کر کے فوت ہو کر دوبارہ پیدا ہو جائے ۔ اور اب مستحق وید پانے کا ہے ۔ تو ایسے شخص کو پرمیشور اس دنیا میں کوئی پانچواں وید دے سکتا ہے ۔ یا نہیں ؟

اگر کہو۔ کہ نہیں دے سکتا۔ تو بتاؤ کہ کیوں نہیں دے سکتا آیا اس وجہ سے کہ اسکے خزانہ میں صرف چار ہی وید تھے۔ جو ابتداء دنیا میں ہی خرچ کر بیٹھا۔ اب عاجز اور مجبور ہے۔ کہ کہاں سے لاکر پانچواں وید دے۔ یا کوئی دیگر وجہ معقول ہے۔ کہ مستحق کو وید نہیں دیتا؟

اگر کہو۔ کہ ایسا شخص ہی ناممکن الوجود ہے۔ جو اس دُنیا کے وسط میں ایسے اعمال بجا لاسکے جنکا یہ بدلہ انکو وید دیا جانا لازمی ہے۔ تو بتاؤ کہ کیوں ایسا شخص اس دُنیا میں نہیں ہو سکتا۔ آیا اس وجہ سے کہ ویدوں کے ملنے والے عمل نصف دَور دُنیا میں پورے ہو ہی نہیں سکتے تاوقتیکہ پورا دور دُنیا کا ایسے اعمال کی بجا آوری میں نہ لگایا جائے۔ اور آخر دنیا میں ہی وہ عمل جاکر پورے ہوتے ہیں۔ تو اس کے لئے عقلی و نقلی دلیل پیش کرو؟

اور اگر کہو۔ دیسکتا ہے۔ تو اُس کی کوئی نظیر اور مثال پیش کرو۔ کہ کب اور کسکو اُس نے پانچواں وید بھی دیا تھا؟

س۔ چونکہ انسان خود مختار ہے۔ یعنی نیک و بد اعمال کرنے میں مقید اور مجبور نہیں۔ تو ممکن ہے۔ کہ کسی دور دُنیا میں ایسے دس ۱۰ انسان موجود ہو جائیں۔ جنکے نیک عمل اور پچھلے پُن ایسے ہوں۔ کہ انکو بدلہ میں ایک ایک وید مثل اگنی وغیرہ چاروں رشیوں کے دینا مقتضاء انصاف ہو۔ تو کیا انکو دس ۱۰ وید خدا دیگا یا نہیں؟

اگر دیگا۔ تو ان جدید چھ ویدوں کی تعلیم جو موجودہ چاروں ویدوں سے علاوہ ہونگے۔ نئی اور نرالی ہوگی۔ یا بلا کسی کمی و بیشی کے حرف بحرف انہیں چار ویدوں کے مثل اور مانند ہوگی؟

اگر مثل موجودہ ویدوں کے ہی ہوگی۔ تو یہ بالکل فضول اور تحصیل

حاصل ہے۔ کیونکہ جو ہدایت یا تعلیم چار ویدوں سے انسان حاصل کر چکے۔ یا کرسکتے ہیں۔ وہی تعلیم دیگر چھ ویدوں میں جو جدید عطا ہونگے۔ دیکھ کر انکو ردی میں نہ پھینکیں گے کیونکہ وہ بالکل زائد از ضرورت ہیں؟

اور اگر ان جدید چھ ویدوں کی تعلیم بالکل نئی اور نیا فلسفہ اور جدید ہدایات پر مشتمل ہوگی۔ تو موجودہ چار ویدوں کی تعلیم کا نقص ظاہر ہو جائیگا۔ اور پرمیشور پر ظلم کا الزام عائد ہوگا۔ کہ اُس نے اس تعلیم سے جو دس ویدوں میں تھی۔ انسانوں کو اُسوقت تک محروم رکھا۔ جب تک دس ویدوں کے پانیوالے انسان پیدا نہ ہوگئے۔ یہ سراسر انصاف کے گلے پر چھری پھیر کر ظلم کا ارتکاب ہے۔ یا نہیں؟

یا یہ صورت ہوگی کہ ایشور کے پاس تو صرف چار ویدوں کا ہی سرمایہ تھا جو چار انسانوں کو ہر دور دنیا میں دیتا رہا۔ اب بدقسمتی سے دس ایسے مقدار پیدا ہوگئے۔ جنکو وید ملنے ضروری ہیں۔ تو سوائے اسکے اور کیا کر سکتا ہے۔ کہ وہی چار وید حصّہ رسدی بجائے چار کے دس انسانوں پر تقسیم کردئے جائیں اور بجائے اسکے کہ ان کے اعمال کامل وید کے مقدار تھے۔ ان بیچاروں کو ناقص وید دیکر دفع کیا جائے۔ تو کیا یہ تقسیم بنا بر (انصاف) کے مطابق ہوگی۔ یا سراسر ظلم کہ جسکو ہزار روپیہ دینا تھا۔ اسکو صرف سو روپیہ دیکر ٹال دیا جائے؟

س۔ چونکہ انسان فعل مختار ہے۔ اور یہ فعل مختاری جاتی ہے کہ جسطرح نیک اعمال کرنیوالوں کی ترقی ہو سکتی ہے۔ ویسے ہی انکا تنزل بھی ممکن ہے۔ یعنی ممکن ہے۔ کہ کسی دور دنیا میں دو یا ایک ہی ایسے اعمال کرنیوالے پیدا ہوں۔ جو وید پانیکے حقدار ہوں۔ تو ایسی حالت میں کیا دو حقداروں کو صرف دو وید ہی دئے جائینگے۔ یا دونوں کو دو۔ دو دیکر چاروں وید اور اگر ایک ہی حقدار ہو۔ تو اسکو ایک وید ہی دیا جائیگا

یا چاروں وید ایک کو ہی مل جائینگے؟

اگر کہو۔ کہ دو حقداروں کو صرف دو ہی وید ملینگے۔ تو باقی دو وید جو تکمیل ہدائت کے لئے ضروری ہیں۔ نہ ملنے سے لوگ گمراہ نہ رہینگے؟ کیونکہ ہدائیت اور الیشوری گیان تو چار ویدوں سے مکمل ہوتا ہے۔

اور اگر کہو۔ دونوں کو چار وید دو دو کرکے دئیے جائینگے۔ تو یہ صریح انصاف کے خلاف ہے۔ کہ جن کے اعمال تو صرف ایک ایک وید پانے کے مستحق تھے۔ انکو دوسرے وید کس عمل کے معاوضہ میں ملجائینگے؟

اور جس دور دنیا میں صرف ایک ہی حقدار وید ہو۔ اسکو تو صرف ایک ہی وید ملیگا اس سے زیادہ کا وہ حقدار ہی نہیں۔ تو تمام دنیا ہدائت کے تین حصوں سے جو تین ویدوں میں درج تھی۔ محروم رہ کر کسطرح ہدائت یاب ہوگی؟

اور سنو کہ انسان کی فعل مختاری سے یہ بھی امکان ہے۔ کہ کسی دور دنیا میں کوئی بھی حقدار ویدوں کا پیدا نہ ہو۔ اور ایک شخص بھی ایسے عمل اعمال نہ کرے۔ کہ اسکو کوئی وید ملے۔ تو بتاؤ پھر دنیا کی ہدایت کا کام کیونکر چلیگا؟

دیانندیو! کسی طرح بھی کرو۔ اور کتنے ہی ہاتھ پاؤں مارو۔ یہ باطل عقیدہ کہ پرمیشور بغیر اعمال صالح کے کسی کو گیان (وید) نہیں دیتا۔ ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور تمکو معہ تمہارے الیشور مہاراج کے سخت درسخت مشکلات اور مصیبتوں میں پھنساتا ہے۔ ذرا تم اس پر قائم رہ کر جواب سوالات دے کر دیکھو۔ کہ تمہارا انجام اور حشر کیا ہوتا ہے؟ آگے ابھی اور سنو!

چار ہی حقدار کیوں ہوتے ہیں؟

فائر چہارم

دیانندجی نے چار شخص حقدار وید ہر دنیا کیلئے قرار دئے ہیں جو عقل صحیح کے نزدیک یہ عقیدہ بھی محض فضول ہے۔

س۔ بتاؤ۔ کہ ہر دور دنیا میں چار ہی شخص کیوں وید ملنے کے حقدار ہوتے ہیں؟ کیا یہ چار کی قید پرمیشور کیطرف سے جبراً لگی ہوئی ہے۔ یا انسانوں نے مشورہ باہمی سے بطور قرعہ اندازی . . . چار ہی شخصوں کا انتخاب کیا ہے۔ کہ ویدوں کے پانے والے خاص عمل صرف چار ہی شخص کیا کریں۔ تاکہ ویدوں کے چار ہونے کی وجہ سے چار ہی شخصوں میں انکا محدود ہونا قائم رہے؟

اگر صورت اول ہے۔ کہ چار کی قید الیشور کی طرف سے لگی ہوئی ہے۔ تو اس سے پرمیشور پر طرفداری اور عاجزی کا الزام آتا ہے۔ کیونکہ اسکے پاس صرف چار ہی وید تھے۔ اسواسطے اس نے چار سے زیادہ حقدار وید پیدا ہی ہونے سے روک دئے۔ جس سے اسکا عجز ثابت ہوتا ہے۔ اور طرفداری سے وہ ہمیشہ چار ہی شخصوں کو وید کا حقدار رکھتا ہے۔ اوروں سے اسے دشمنی ہے۔

دوم۔ الیشور کی طرف سے اس قید کے لگنے سے انسان کی فعل مختاری کہ وہ عمل کرنے میں آزاد اور فعل مختار ہے۔ خاک میں مل جاتی ہے۔ کیونکہ وہ مجبور ہو چکے ہیں۔ کہ چار سے زیادہ کوئی شخص ویدوں کے پانیوالے عمل کر ہی نہیں سکتا۔

سوم۔ اگر ویدوں کا ملنا انسان کے اپنے ہی کرموں (اعمال)

سے ہے۔ تو انسانی خود مختاری بتاتی ہے۔ کہ ہر دور دنیا میں چار کی قید خلاف عقل ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سکولوں میں تعلیم پانے والے متعلم ہر سال جماعت میں مساوی تعداد میں پاس یا فیل نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ ان کی خود مختاری اور کوشش کا نتیجہ ہوتا ہے کہ پاس ہوں یا فیل۔ ہمیشہ بی اے۔ ایم اے۔ انٹرنس یا ایف اے کی ڈگریاں حاصل کرنیوالوں کی تعداد برابر نہیں رہتی۔ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہونا مشاہدہ کی بات ہے۔ پس یہی صورت اعمال نیک و بد کرنیوالوں کی ہے۔ کہ وہ اعمال جو نزول وید کا باعث ہو سکتے ہیں۔ انسان کی فعل مختاری پر مبنی ہیں۔ جنمیں کمی و زیادتی کا ہونا لازمی ہے پس انسانی فطرت ہی پکارتی ہے۔ کہ چار حقداران وید کی قید بالکل لغو اور بیہودہ ہے۔

دیانندیو! کیوں نہ کہدو۔ کہ جسطرح کالجوں کے ڈگری یافتہ سب کے سب ہی سرکاری ملازمت حاصل نہیں کر لیتے۔ اس لئے کہ سرکار کی اسامیاں محدود ہوتی ہیں۔ وہ سب کو نہیں دے سکتی۔ اسی طرح ایشور مہاراج بھی ان لوگوں کو جو چار سے زیادہ حقدار وید پانے کے ہوتے ہیں۔ خشک جواب دے دیگا۔ اور صاف کہہ دے گا۔ کہ میرے پیارے رشیو اور بھگتو گو تم نے ایسے اعمال کر لئے ہیں۔ جن کے بدلہ میں تمکو ہماری سرکار سے وید دئے جانے چاہئیں۔ مگر میں لاچار ہوں۔ میرے خزانہ الہام میں صرف چار ہی وید تھے۔ جو چار میں تقسیم کر چکا۔ اب اس سے زیادہ میرے خزانہ میں کچھ نہیں۔ لہٰذا تم مجھے معاف کرو۔ اور کسی اور طرح اپنا حق پورا کر لو۔ اس طریق سے شائد تمہارا اور تمہارے پرمیشور کا چھٹکارا ہو جائے۔ ورنہ اور تو کوئی صورت نہیں ہے۔

چار وید اور چار مضمون اور چار رشی

فائر پنجم

دیانند جی مہاراج کا بیان ہے۔ کہ چار ویدوں کے مختلف چار مضامین ہیں۔ (دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مترجمہ بابو نہال سنگھ مطبوعہ بار دوم سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۸ و مترجمہ منشی رام حال شردھانند صفحہ طبع اول) گو اسکے خلاف سوامی جی کا چیلا نہال سنگھ اپنے دیباچہ میں صفحہ ۹ پر لکھتا ہے۔ کہ چار ویدوں میں تین علموں کا بیان ہے۔ معلوم نہیں۔ دونوں میں سے جھوٹا کون؟ خیر ہمیں اس سے غرض نہیں۔ یہ گورو چیلے کا معاملہ ہے۔ جسکو چاہیں۔ آریہ جھوٹا قرار دیں۔ ہم نے تو اس جگہ یہ معلوم کرنا ہے۔ کہ

بس۔ جبکہ ہر وید کا مضمون اور علم جدا جدا ہے۔ اور ایک ایک رشی (ملہم) کو علیحدہ علیحدہ ایک ایک وید ملا ہے۔ تو اس صورت میں تین تین ویدوں سے ہر ایک رشی بالکل ناواقف اور جاہل رہتا ہے۔ مثلاً اگنی رشی کو رگوید ملا۔ اور وایو رشی کو یجر وید۔ اور آدتیہ رشی کو سام وید۔ اور انگرا رشی کو اتھرو وید۔ تو وایو اور آدتیہ اور انگرا یہ تینوں رشی رگوید سے اور اگنی یجر وید اور سام وید اور اتھرو وید سے اسی طرح ہر ایک ایک دوسرے کے وید سے ناواقف اور بے علم تھا یا نہیں؟ اگر ناواقف تھا۔ تو ہر ایک نے باقی کے تین ویدوں کا علم کس ذریعہ سے حاصل کیا۔ آیا ہر ایک رشی کو تین ویدوں کا مطلب سیکھنے کے واسطے دیگر رشیوں کی شاگردی کرنی پڑی تھی۔ یا کسی اور طریق سے ان کو اپنے وید سے علاوہ تینوں ویدوں کا علم حاصل کرایا گیا تھا؟

اگر چاروں ویدوں کا علم ہر ایک رشی کو تھا۔ تو بتاؤ۔ کہ

س۔ کیا یہ چاروں وید ان چاروں رشیوں کو بالاتفاق بتدریج ایک ایک کر کے دیئے گئے تھے یا چاروں کو ایک ہی دفعہ چاروں وید دیئے تھے؟

کیونکہ ویدوں کے دینے کی تین ہی صورتیں ایشور کی طرف سے ہو سکتی ہیں۔ اول چاروں انسانوں کو چاروں وید الگ الگ دیئے گئے ہوں۔ جیسا کہ تمہارے عقیدہ میں ہے۔ اور اس طرح وہ ہر ایک تین ویدوں سے ناواقف رہتا ہے۔

دوم۔ چاروں رشیوں کو ہر چہار وید یکے بعد دیگرے اس طرح دیئے ہوں۔ کہ پہلے چاروں رشیوں کو رگوید دے دیا پھر چاروں کو یجر وید پھر چاروں کو سام وید پھر چاروں کو اتھروید دیا گیا۔ یا اس طرح کہ پہلے اگنی رشی کو رگوید دے دیا۔ پھر یجروید پھر سام وید پھر اتھروید بعد ازاں وایو رشی کو اسی طرح۔ اس کے بعد آدیتیہ رشی کو بطریق بالا سب سے پیچھے۔ انگرا رشی کو بدستور تذکرہ صدر وید دیئے گئے۔

تیسری صورت یہ کہ چاروں کو ایک ہی دفعہ چاروں وید دے دیئے۔ یعنی ایک ہی وقت میں ایک دم چاروں کو سامنے بٹھا کر چاروں وید عطا کر دیئے۔ ان میں سے کون سی صورت واقعہ ہوئی ہے؟ جو اس درست کر کے جواب دینا؟

س۔ یہ بھی بتاؤ۔ کہ ویدوں کے یہ چار نام رگ[1]۔ یجر[2]۔ سام[3]۔ اتھرو[4] ازلی ہیں۔ یا انسانوں کے رکھے ہوئے ہیں؟

اگر ازلی ہیں۔ تو ہر دنیا میں ہمیشہ یہی نام رہتے ہیں۔ یا نہیں؟

اور اگر انسانوں کے رکھے ہوئے یہ نام ہیں۔ تو ہر دنیا میں یہ بدل سکتے ہیں۔ یا نہیں؟

س۔ یہ بھی بتاؤ۔ کہ ملہمانِ وید کے یہ نام اگنی[1]۔ وایو[2]۔ آدیتیہ[3]۔ انگرا[4]۔ ذاتی ہیں یا صفاتی!

اگر ذاتی ہیں۔ تو ہر دنیا کی ابتداء میں یہی نام رہتے ہیں یا نہیں؟

اور اگر صفاتی ہیں۔ تو ان کے ذاتی نام کیا تھے؟

اور یہ نام انکے ذاتی ہوں۔ یا صفاتی۔ ایشور کے رکھے ہوئے ازلی نام ہیں۔ یا انسانوں کے؟

اگر ازلی ہیں۔ تو ان کے مسمیٰ جن کے یہ نام ہیں۔ وہ بھی ازلی ہونے چاہئیں یا نہیں؟

اگر یہ نام ان کے انسانوں کے رکھے ہوئے تھے۔ تو آیا خود انہوں نے اپنے یہ نام رکھے تھے۔ یا کسی دوسرے انسان نے۔

کیونکہ نام رکھنے والے ماں باپ ہوتے ہیں۔ وہ تو ان کے تھے ہی نہیں؟

س۔ اور یہ بھی بتاؤ۔ کہ اگنی کے معنی آگ وایو کے معنی ہوا۔ آدتیہ کے معنی سورج انگرا کے معنی روشنی وغیرہ سنسکرت زبان میں ہیں۔ یا نہیں؟

اگر ہیں۔ تو پھر بیجان چیزوں یعنی عناصر کو ذی روح انسان قرار دینے کیلئے کس دلیل کو تم پیش کرتے ہو۔ کیا دنیا میں کوئی ایسی تاریخ موجود ہے۔ جس میں آگ۔ ہوا۔ سورج۔ روشنی نام والے انسانوں کا ذکر معہ حالات زندگی درج ہو؟

اگر ہے۔ تو ایسی تین تاریخیں مستند پیش کرو۔ جن سے بجائے عناصر کے یہ نام ان انسان رشیوں کے ثابت ہو جائیں جن پر بقول تمہارے وید نازل ہوئے تھے؟

اور اگر کوئی ایسی تاریخ نہیں۔ تو بتاؤ کہ برخلاف سناتن دھرمیوں کے (جو قدیم سے ویدوں کے ماننے والے ہیں۔ جن کو تم پرانی اور گمراہ جاہل بیوقوف خودغرض کہہ کر پکارتے ہو۔ مگر دراصل وہ تم سے زیادہ ویدوں کے جاننے اور ماننے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں۔) جو یہ کہتے ہیں۔ کہ وید عناصر غیر ذی روح آگ ہوا۔ وغیرہ سے پیدا ہوئے تھے۔ تمہاری بات جو کہ ویدوں کی گلی سڑی ہڈیوں کے زمانہ میں مردہ زبان کے متعلق ظاہر کیجاتی ہے کہ وہ ذی روح انسان تھے کیطرح قابل اعتبار ہو سکتی ہے؟

ویدوں کی زبان انسانی زبان نہیں

فائر ششم

آریہ سماج کا بانی دیانند سوامی ستیارتھ پرکاش کے باب سوال ۲۷ کے جواب میں لکھتا ہے کہ ویدوں کو ایشور نے کسی ملک کی زبان میں ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ ایسی زبان میں ظاہر کیا۔ جو دنیا میں کہیں بھی نہیں بولی جاتی تھی۔ اور یہ اسلئے تاکہ سب ملک والوں کو ویدوں کے پڑھنے میں یکساں مشکل ہو۔ چنانچہ آپکے الفاظ یہ ہیں۔

"اگر کسی خاص ملک کی زبان میں (ویدوں کا) اظہار کرتا تو ایشور طرفدار ٹھہرتا۔ کیونکہ جس ملک کی زبان میں اظہار کرتا۔ ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں وہاں کے لوگوں کو سہولیت اور دوسرے ملک والوں کو مشکل ہوتی۔ اسلئے سنسکرت میں ہی اظہار کیا جو کسی ملک کی زبان نہیں ہے۔ اور ویدیہ کی زبان تمام زبانوں کی ماخذ ہے۔" صفحہ ۲۶۷

مطلب صاف ظاہر ہے۔ کہ وید جس زبان سنسکرت میں ہیں۔ یہ زبان اظہار وید سے پہلے کسی ملک اور قوم میں بولی نہیں جاتی تھی۔ یہ خاص ایشور (خدا) کی زبان ہے۔ نہ کہ انسانوں کی اور یہی زبان سب زبانوں کی ماں اور ماخذ ہے۔ اسی سے سب زبانیں نکلی ہیں۔ اسکے بعد سوامی جی کا ایک اور کتھن ملاحظہ فرمائیے آپ رگوید آدی بھاش بھومکا مترجمہ بابو نہال سنگھ کے صفحہ ۹ اور مترجمہ منشی رام کے صفحہ ۱ پر فرماتے ہیں۔ کہ

"دنیا کے شروع میں پڑھنے یا پڑھانے کا کچھ بھی انتظام نہ تھا۔ اور نہ کوئی کتاب تھی۔ اسوقت اگر ایشور الہام نہ کرتا۔ تو کسی کو علم ہونا ممکن نہ تھا۔"

اس سے معلوم ہوا۔ کہ شروع دنیا میں ہر قسم کی تعلیم خواہ زبان دانی ہو۔ یا ہدایت روحانی ایشور نے ہی انسانوں کو سکھائی تھی۔

اس سے آگے سوامی جی کا ایک اور بیان سنئے - جو زبان دانی کے متعلق ہے - کہ بغیر سکھائے کوئی زبان انسان بول نہیں سکتا - چنانچہ کتاب مذکورہ بالا میں فرماتے ہیں - اگر

"کسی کے بچے کو علیحدہ کسی جگہ بند رکھیں - اور اس
کے ساتھ بول چال وغیرہ کسی قسم کا ذرا بھی برتاؤ
نہ کریں - تو اسے مطلق بھی اصلی علم نہ ہوگا" صٓ ۸
مترجم نہال سنگھ - اور صٓ ۱۶ مترجم منشی رام حال
شرد ھانند -

اسپر نہال سنگھ مترجم نے حاشیہ میں ایک نوٹ لکھا ہے - کہ

"اکبر نے ایک بار اس بات کا امتحان کرنے کے لیے کہ
انسان کی قدرتی زبان کیا ہے - چند بچوں کو ایک
مکان میں بند کیا تھا - اور اس کا نام گنگ محل رکھا
تھا - کیونکہ وہاں جو لوگ بچوں کو روٹی پانی پہنچانے کے
لئے تعینات تھے - وہ بول نہیں سکتے تھے - نتیجہ یہ ہوا
کہ جب بچوں کو دربار میں لاکر پیش کیا گیا - تو وہ جانوروں
کی طرح غاں غاں کرنے کے سوا اور کچھ نہ بول
سکتے تھے -" حاشیہ صٓ ۹

لالہ منشی رام حال شرد ھانند نے بھی اس کے متعلق اپنے ترجمہ اردو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں اسطرح لکھا ہے - کہ

"سائر ڈنا ٹیلیس بادشاہ کی نسبت روایت ہے - کہ انسان کی قدرتی زبان دریافت کرنے کیلئے اس نے ایک بچہ کو بارہ سالوں تک لگاتار علیحدگی میں پرورش کیا - اور پھر جب اسے نکالا - تو اس نے آتے ہی ایک لفظ بولا - جو کہ ملک فریجیا کی زبان میں روٹی کیلئے استعمال کیا جاتا تھا - بادشاہ

نے اس پر بڑی خوشیاں منائیں - اور فیصلہ دیدیا - کہ فریجیا کی زبان ہی قدرتی زبان ہے - لیکن پھر معلوم ہوگیا - کہ ایک بکری کا بول اُس لڑکے کے کانوں تک پہنچا کرتا تھا - اور چونکہ بکری کا بول ٹھیک فریجیا زبان کے اس لفظ سے مشابہت رکھتا تھا - جو کہ روٹی کیلئے استعمال کیا جاتا تھا - اس لئے یہ غلط نتیجہ بادشاہ نے نکالا" صٓ ۱۸

آگے لالہ منشی رام جی مذکور اپنا ایک چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں - کہ

"میں نے بچشم خود یتیم خانہ بریلی میں ایک لڑکے کو دیکھا -
جسے ایک بھالو (ریچھ) کے غار سے نکال کر بریلی کے
سررشتہ دار صاحب لائے تھے - جب وہ لڑکا لایا گیا -
غالباً اس کی عمر ۱۴ سال کی تھی - جانوروں کی طرح چلتا
تھا - کچا گوشت کھاتا تھا - اور کچھ بھی بول نہیں سکتا تھا -
رفتہ رفتہ چھ مہینوں کے بعد اس نے صرف ٹانگوں
کے بل چلنا شروع کیا - پھر کھانے کا فرق ہوتا گیا -
لیکن جس وقت میں گیا - بہت کم بولتا تھا - اور ابھی تک
وحشیوں کیطرح انسانوں سے بھاگتا تھا" صٓ ۱۹

اوپر کی کل تمثیلیں اور سوامی جی کا فرمان ظاہر کرتا ہے - کہ کوئی زبان یا علم بغیر سکھلائے خود بخود حاصل نہیں کیا جا سکتا - جس سے یہ امر فیصلہ ہوگیا - کہ ابتدائے آفرینش میں جو انسان پیدا ہوئے تھے - وہ کوئی زبان اور کوئی علم نہیں جانتے تھے - انکو زبان اور علم پرمیشور نے تعلیم کیا - تب وہ بولنے چالنے لگے - تو اس پر ہمارے چند سوال ہیں - جنکو آریہ مہاشے حل کریں گے -

س - (۱) ابتداء دنیا میں جو انسان بغیر ماں باپ کے ہزاروں

کی تعداد میں جوان جوان پیدا ہوئے تھے۔ وہ کس طریق سے پیدا ہوئے تھے۔ آیا درختوں سے پھل کی طرح لگے تھے۔ یا زمین سے مثل درختوں کے اُگے تھے۔ یا آسمان سے گولوں کی طرح برسے تھے؟

(۲) وہ صرف مرد ہی مرد پیدا ہوئے تھے۔ یا عورتیں بھی ان کے ساتھ اسی طریق سے پیدا ہوئی تھیں؟

(۳) پیدا ہونے کے بعد ان کی کوئی زبان تھی۔ یا نہیں جس سے وہ ایک دوسرے سے بات چیت کرتے تھے؟

(۴) وہ زبان جو پیدائش کے وقت ان کی تھی۔ وہ سنسکرت زبان تھی۔ یا کوئی اور؟

(۵) اگر سنسکرت ہی ان کی زبان تھی۔ تو وہ اور اگر کوئی علاوہ سنسکرت کے زبان تھی۔ تو وہ کس سے انہوں نے سیکھی تھی؟

(۶) اور وہ زبان خواہ سنسکرت ہو۔ یا اسکے علاوہ کوئی دوسری ویدوں کے اظہار سے پہلے انکو سکھلائی گئی تھی۔ یا ویدوں کے پرکاش کے بعد؟

(۷) اگر وہ سنسکرت تھی۔ اور پرمیشور نے ہی انکو سکھائی تھی۔ اور ویدوں کے پرکاش سے پہلے ان میں رائج تھی۔ تو ویدوں کا اظہار ایسی زبان میں کرنا جو پہلے سے انکی تھی۔ وہی طرفداری کا اعتراض ایشور پر آتا ہے۔ یا نہیں کہ ایسی زبان میں ویدوں کا اظہار کیا۔ جو لوگوں میں پہلے بولی جاتی تھی۔ اس لئے انکے واسطے تو وہ آسانی رہی۔ اور دوسروں کے لئے ویدوں کا پڑھنا مشکل ہو گیا؟

(۸) اور اگر وہ سنسکرت نہیں تھی۔ بلکہ کوئی اور زبان تھی۔ تو پھر سوامی جی کا یہ دعویٰ کہ سنسکرت ہی تمام زبانوں کا ماخذ اور ام الالسنہ ہے بالکل غلط اور باطل ہے؟

(۹) اور پھر وہ زبان جو سنسکرت سے علاوہ اور ویدوں کی نزولی

سے پہلے لوگ بولتے تھے۔ بعد نزول وید بھی بولی جاتی تھی۔ یا ویدوں کے نازل ہوتے ہی وہ بھول گئی تھی؟

(۱۰) اگر کہو۔ کہ وہ کوئی زبان ویدوں کے اظہار سے پہلے نہیں بولتے تھے۔ اور نہ جانتے تھے۔ تو ویدوں کا اظہار ان پر ایسی زبان میں کیونکر ہو گیا۔ جسکو وہ جانتے ہی نہ تھے؟

(۱۱) وید تو صرف چار رشیوں کو ملے تھے۔ ان سے علاوہ جو ہزارہا دیگر انسان ان کے ساتھ ہی پیدا ہوئے تھے۔ وہ کس زبان میں ایک دوسرے سے کاروبار کرتے اور کام چلاتے تھے۔ یا وہ بالکل خاموش زندگی بسر کرتے تھے؟

(۱۲) اگر وہ بالکل بے زبان خاموش رہتے تھے۔ اور اگر کوئی زبان نہیں جانتے تھے۔ تو انکو پھر کس نے زبان سکھائی۔ آیا انہی چار وید کے رشیوں نے انکو سنسکرت زبان سکھائی۔ یا ایشور نے؟

(۱۳) ان چاروں رشیوں کو ویدوں کی سنسکرت زبان ویدوں کے دینے سے پہلے سکھائی تھی۔ یا پہلے وید انکے دل میں اظہار کر کے بعد کو زبان سکھائی تھی۔ یا ایک ہی وقت میں ساتھ ساتھ زبان سکھائی تھی۔ اور ساتھ ساتھ وید دیئے گئے؟

اگر ویدوں کے اظہار سے پہلے سکھائی تھی۔ اور بعد کو وید دیئے تو وہی طرفداری کا الزام خدا پر آگیا۔ کہ ان کو تو پہلے زبان سکھا دی اور پھر اسی سکھائی ہوئی زبان میں انکو وید دیئے۔ جو ان کے لئے آسان رہے۔ اور دوسروں کے واسطے مشکل؟

اگر ویدوں کے اظہار سے بعد زبان سکھائی۔ تو یہ فعل عبث ہے کہ جس زبان کو وہ پہلے جانتے نہ تھے۔ اس زبان کے الفاظ اور ربط وغیرہ معانی انہوں نے زبان جاننے سے پہلے کسطرح سیکھ

سمجھ کر محفوظ کر لئے ؟

اور اگر ساتھ کے ساتھ وید اور زبان سکھائی گئی تو یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ یا تو پہلے ایک منتر وید کا ان کے دل میں پرکاش کیا ہوگا اور پھر اس منتر کی زبان سکھائی ہوگی۔ یا پہلے زبان سیکھ کر پھر ساتھ ہی منتر سکھایا۔ ہر دو صورت میں ایک چیز پہلے ہوگی۔ دوسری بعد یعنی یا منتر پہلے سکھایا گیا تھا۔ یا زبان پہلے۔ ایک وقت میں دونوں باتیں قطعاً ناممکن ہیں ؟

(۴) ویدوں کا پڑھانا سکھانا یا ظاہر کرنا بذریعہ الہام قلبی تھا یا بذریعہ اداء حروف والفاظ۔ جیسے کہ اب وید کے لفظ ہیں ؟

اگر وہی الفاظ جو وید میں موجود ہیں سکھائے یا ظاہر کئے گئے تھے۔ اور وہ زبان سنسکرت کے الفاظ ہیں۔ تو الفاظ کا بغیر زبان وغیرہ آلات کے سکھانا کیونکر ممکن ہے۔ جب کہ سوامی جی ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں باب کی دفعہ ۸ میں مانتے ہیں کہ بغیر زبان کے بولنا ہستی سے ہستی کا ماننا ہے۔ جو ناممکن ہے ؟

ویدوں کے نزول میں اختلاف

فائر ہفتم

دیانندیوں اور سناتن دھرمیوں (قدیم ہندوؤں) میں ویدوں کے نزول کے متعلق جو اختلاف ہے۔ وہ بھی قابل غور ہے۔ قدیم ہندو جو ویدوں کے ماننے والے ہیں۔ وہ برہما ایک شخص پر ویدوں کا نزول مانتے ہیں۔ اور دیانندی چار شخصوں پر جنکا نام اگنی (اگ) وایو (ہوا)

آدتیہ (سورج) انگرا (دھنی) ہے۔ اسلئے ہم دیانندی دلائل متعلق چار اشخاص اور سناتنی عقیدہ پر اس جگہ نظر کرتے ہیں۔ دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش کے ساتویں باب کے سوال نمبر ۷ کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

وہ پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما (خدا) نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرا رشیوں آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا۔ (ص ۲۶۶)

چیلنج نمبر ا۔ یہ جواب مہارشی صاحب نے شتپتھ براہمن "(کانڈ ۱۱ دھیا ۴ پرپاٹھک ۳ برہمن ۲۔ کنڈکا ۳) سے دیا ہے۔ اور نہایت بد دیانتی سے اصل شرتی کے معنی اپنی طرف سے ایسے کئے ہیں۔ جن کا اس حوالہ میں نام ونشان نہیں۔ سوامی صاحب کے جواب میں جو الفاظ ہم نے جلی کر دئے ہیں۔ وہ ایجاد بندہ ہیں۔ اصل کتاب میں سے اگر کوئی آریہ صاحب وہ الفاظ جنکا ترجمہ "انگرا رشیوں کے آتما میں" کیا گیا ہے۔ نکال دے تو ہم اسکو پچاس روپیہ انعام دینگے۔ ورنہ وہ تسلیم کرلے کہ اسکے گورو دیانند نے دنیا کو دھوکا دیا۔ اور جھوٹ بولا۔ دیکھو اسی حوالہ کو آریہ مہرشی "رگوید بھاشیہ بھومکا" مترجمہ نہال سنگھ بار دوم کے صفحہ ۱۰ پر پیش کرکے یہ معنی کرتا ہے۔ کہ

"ان سے جبکہ ان پر الہام یا انکشاف ہرا سے گانہ وید ظاہر ہوئے۔ اگنی سے رگوید۔ وایو سے یجر وید۔ اور سوریہ (روی یا آدتیہ) سے سام وید ظاہر ہوا" شتپتھ براہمن کانڈ ۱۱۔ ادھیا ۵)

گو یہ ترجمہ بھی خود ساختہ اور غلط ہے۔ مگر دیکھ لو اس میں

انگرا رشی چوتھے۔ وید والے کا نام تک نہیں لیا۔ یہاں "اگر دروغگو را حافظہ نباشد" والی مثل کا مصداق بنگیا۔ پس دیانندجی نے اپنی مطلب براری کیلئے غلط حوالہ دیکر یہ ثابت کرنیکی بے سود کوشش کی ہے۔ کہ وید چار انسانوں پر نازل ہوئے تھے۔ آگ ہوا۔ سورج۔ سانس یا روشنی کسی انسان کا نام نہیں۔ یہ سب بے جان مخلوق ہے۔ یہ اعتراض دیانند کو بھی کھٹکتا تھا۔ کہ لاجواب ہے۔ مگر یہ سوچکر کہ جواب کچھ نہ کچھ تو دینا چاہیئے ورنہ رشی پن کی جڑ اکھڑتی ہے اسکے جواب کیطرف آپ اس طرح متوجہ ہوئے۔ کہ پہلے کمزور سا سوال بنایا پھر اس کا جواب دیا۔ جو یہ ہے

"سوال یہ (آگ۔ ہوا۔ سورج۔ سانس) تو غیر شعور (بیجان) مادی اشیاء ہیں"۔ انکو وید کیونکر ملے)

"جواب۔ ایسا مت کہو یہ (اگنی وغیرہ) دنیا کے شروع میں جسم والے انسان ہوئے ہیں۔" (رگوید بھاشیہ بھومکا ترجمہ نہال سنگھ صـ۱)

دیکھو! سوامی صاحب نے کسقدر زبردست ثبوت اگنی وغیرہ کے جاندار جسم والے انسان ہونیکا جواب سائل میں پیش کیا ہے۔ بھلا اب بھی کسی کو جائے دم زدن ہو سکتی ہے۔ ویدک دھرم کے ریفارمر سوائے اس بے تکا پن کے اور بن ہی کیا سکتا تھا۔ کس تاریخ سے کس شہادت سے ثابت کرتا۔ کہ اگنی وغیرہ انسانوں کا نام ہے۔ نہ کہ بیجان عناصر وغیرہ کا۔

چیلنج نمبر۲

دیانند کے حامیو! ویدوں کے الہامی ہونے کے مدعیو! اٹھو اور اٹھکر پہلے یہ ثابت کر دو۔ کہ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرا نام کے انسان اس دنیا میں کبھی پیدا ہوئے تھے۔ محض باتیں بنانے اور جھوٹے حوالے لکھ دینے سے کوئی دعویٰ ثابت نہیں ہوا کرتا۔ دیکھو تمہارے گورو مہاراج نے جھوٹے حوالے بتا کر کسقدر مذہبی دنیا کو دھوکا دیا۔ بتاؤ تو سہی کہ شتپتھ براہمن کے اوپر والے حوالہ میں کہاں انگرا رشی کا نام ہے۔ کس لفظ

سے اگنی وغیرہ کے رشی ہونیکا پتہ ملتا ہے۔ ہاں اگر تم اس حوالہ سے دیانندی دعوے کو ثابت کر دو۔ تو ہم تم کو پچاس روپیہ سابقہ کے علاوہ مزید **پچاس روپیہ انعام** اس امر کے دینگے۔ کہ تم اگنی۔ وایو وغیرہ کو جسم والے انسان حسب تم اپنے گورو کے حوالہ مذکورہ بالا سے ثابت کر دکھاؤ؟

برہما پر وید نازل ہوئے

قدیمی ہندو دیانند کے خلاف یہ مانتے ہیں کہ ابتدائے دنیا میں سب سے پہلا انسان جو برہما پیدا ہوا۔ اسپر وید نازل ہوئے۔ اور اسکے ثبوت میں وہ منوسمرتی کے اشلوک پیش کرتے ہیں۔ جنکو ہم درشنانند کی ترجمہ کردہ منوسمرتی سے یہاں نقل کرتے ہیں۔

"وہ پرماتما سب کا باعث پوشیدہ ہمیشہ قائم و فاعل مطلق ہے۔

اس نے جس شخص کو دنیا میں سب سے پہلے چاروں ویدوں کا جاننے والا پیدا کیا اسی کو سب لوگ برہما کہتے ہیں۔" (منو۔ ادھیا پہلا شلوک ۱۱)

اس کے مطابق قدیم ہندو ویدوں کا علم برہما شخص واحد کو (جو سب سے پہلے دنیا میں پیدا ہوا جسکو ہم آدمؑ کہتے ہیں) مانتے ہیں۔ اور منوسمرتی کا پہلا ادھیائے (باب) شروع سے پیدائش عالم کے ذکر میں ہے۔ چنانچہ باب اول کے نویں (۹) شلوک میں برہما کی پیدائش کا ذکر ہے۔ پھر تیئسویں (۲۳) شلوک میں برہما کا اگنی وغیرہ سے ویدوں کو اخذ کرنا لکھا ہے۔ ذرا اس شلوک کی بہار دیکھئے کہ سوامی جی اس سے کیا بات نکالتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کے ساتویں باب میں جواب سوال ضمنی نمبر۷ میں فرماتے ہیں۔

"**سوال** یہ اپنشد کا قول ہے۔ کہ برہما جی کے دل میں ویدوں کا اپدیش کیا گیا ہے۔ پھر اگنی وغیرہ رشیوں کے آتما میں کیوں کہا۔"

"**جواب**۔ برہما کی آتما میں اگنی وغیرہ کے ذریعہ قائم کرایا۔ دیکھو منو میں کیا لکھا ہے۔" ستیارتھ پرکاش صـ۲۶۶

یہ شوتیا خوتر اپنشد کے ادھیاء ۶ منتر ۱۸ کے حوالہ کی بناء پر سوال ہوا ہے ۔اس حوالہ کا اردو ترجمہ یہ ہے ۔کہ "جس نے پہلے برہما کو پیدا کیا ۔اور جس نے وید برہما کو عطا کیئے ۔اسکی حضور میں میں حاضر ہوتا ہوں"

اس حوالہ سے سناتنی ہندوؤں کا عقیدہ کہ وید برہما کو دیئے گئے ۔بالتصریح ثابت ہوتا ہے ۔مگر مہارشی صاحب سوال کا جواب بر تردید حوالہ تو کچھ نہیں دیتے ۔اور منو کیطرف بھاگتے ہیں ۔اور ایسی قابل شرم جعلسازی کرتے ہیں ۔جو ایک معمولی مگر شریف انسان بھی نہ کرے ۔چہ جائیکہ ایک مہان پرش کہلانے والا ایسا دھوکہ دے ۔چنانچہ سوامی جی منو سے اپنے خیالی دعوے کا یوں ثبوت دیتے ہیں ۔کہ

"کہ پرماتما نے شروع پیدائش میں آدمیوں کو پیدا کر کے اگنی وغیرہ **چار مہارشیوں** کے ذریعہ **چاروں وید** برہما کو حاصل کرائے ۔اور اس برہما نے اگنی ۔والو ۔آدتیہ ۔اور انگرا سے رگ ۔یجر ۔سام ۔اور اتھر وید کو حاصل کیا" ستیارتھ صفحہ ۲۶۷

یہ منوسمرتی کے پہلے ادھیاء کا ۲۳ واں شلوک ہے ۔اسمیں جس قدر بددیانتی دیانند صاحب نے کی ہے ۔وہ ہم نے دیانندی ترجمہ میں جلی حروف کے ذریعہ ظاہر کر دی ہے ۔میں ذیل اس شلوک کے وہ ترجمے نقل کرتا ہوں ۔جو دوسروں نے کئے ہیں ۔اس سے دیانندی فریب خود بخود کھل جائیگا ۔

پہلا ترجمہ منوسمرتی بھاشیہ پنڈت تلسی رام آریہ میرٹھی مطبوعہ سمت ۱۹۵۹ بکرمی کا یہ ہے ۔

"(اس نے) یگیہ کے لیئے قدیم وید جسکے تین بھید (تفرقہ) رگ ۔یجر ۔سام ہیں ۔ان کو اگنی ۔والو ۔سوریہ سے (اگنی سے رگوید والو سے یجر وید ۔سوریہ سے سام وید) ظاہر کیا"

دوسرا ترجمہ ۔درشنانند آریہ جگراؤی کا منوسمرتی مطبوعہ ویدک دھرم پریس دہلی بار اول میں یہ ہے ۔

"پر یگیہ کے پورا کرنے کیواسطے ۔بالو ۔آدی نانک **دیو رشیوں** کے دل میں وید کا پرکاش کیا" صفحہ ۵

تیسرا صحیح ترجمہ اس شلوک کا یہ ہے ۔

"اس (برہما) نے یگیہ کو سدہ کرنے کی غرض سے اگنی ۔والو ۔اور روی (سورج) سے تینوں قدیم رگ ۔یجر ۔سام ۔نام ویدوں کو دوہ لیا ۔(یعنی نکال لیا)"

اور لفظی ترجمہ اس شلوک کا یہ ہے ۔

"اگنی ۔والو ۔روی (سورج) ان تینوں سے **تین** قدیم برہم (ویدوں) کو جو کہ رگ ۔یجو ۔سام نشانیوں کو یگیہ کی سدھی کیلئے اس (برہما) نے دوہا (یعنی گائے سے جیسے دودھ دوہا کرتے ہیں ۔اسی طرح ان آگ ہوا ۔سورج سے برہما نے ہی نہ کہ کسی اور نے ویدوں کو نکالا ۔اخذ کیا ۔حاصل کیا"

دیانندیو! اپنے گورو کے ترجمہ کو اس لفظی اور مندرجہ بالا دیگر ترجموں سے ملا کر تبلاؤ ۔کہ اس شلوک میں چار رشیوں کا کہاں ذکر ہے ۔شلوک میں لفظ "ترئیم" صاف موجود ہے ۔جسکے معنی تین کے ہی ہیں ۔اور نہ رشی یا مہارشی انگانوں کا مترادف کوئی لفظ اسمیں ہے بلکہ سنسکرت لفظ کا ترجمہ دوہا گیا ظاہر کرتا ہے ۔یہی کہ آگ ۔ہوا ۔سورج سے جو بیجان اشیاء ہیں ۔برہما نے ویدوں کو گائے کے دودھ کیطرح دوہا ۔

آریہ مہاشو! اس شلوک میں کہاں چار رشیوں اگنی ۔والو ۔وغیرہ کی شاگردی میں برہما وید پڑھنے کیلئے بٹھایا گیا ہے ۔

اور کس لفظ کا یہ مفہوم ہے۔ کہ "اس برہما نے اگنی ۔ والیو ۔ آدیتہ ۔ اور انگرا سے رگ ۔ یجر ۔ سام ۔ اتھروید کو حاصل کیا" ستیارتھ صفحہ ۲۷

چیلنج نمبر ۳ دیانند کے فدائیو! ہم بڑے دعوے سے چیلنج کرتے ہیں۔ کہ منوسمرتی کے اس ۲۳ شلوک کا لفظی ترجمہ جو ہم نے اوپر درج کیا ہے۔ اگر غلط ثابت کر دو۔ اور اپنے مہرشی کے ترجمہ کو جو ستیارتھ پرکاش سے اوپر نقل کر دیا ہے صحیح یا کم از کم اتنا ہی ثابت کر دو۔ کہ اس شلوک میں حسب قول سوامی جی

"اگنی وغیرہ چاروں مہاں رشیوں کے ذریعہ
سے چاروں وید۔ انگرا سے اتھروید پڑھا"

کے الفاظ جن کا یہ ترجمہ ہے۔ موجود ہیں۔ تو ہم تمکو اس کارگزاری کے صلہ میں مبلغ

ایکسو روپیہ نقد انعام

دینے کے لئے تیار ہیں۔ کوئی ہے۔ جو میدان میں نکل کر انعام بھی حاصل کرے۔ اور اپنے گورو کو بھی اس بددیانتی کے الزام سے بری کر دکھا ہے دیدہ باید۔ الغرض دیانند صاحب نے باوجود غلط بیانی کے جھوٹے حوالے بنائے۔ مگر پھر بھی ثابت نہ کر سکے۔ کہ ویدوں کے اصل ملہم سوائے برہما کے چار انسان اگنی وغیرہ نام کے تھے۔ اور یہ بے جان مخلوق کا نام نہیں ہے۔ سوامی تو خدا جانے کس جون میں اپنے کرموں کا پھل بھوگ رہے ہونگے۔ اسکے جانشین یا نام لیوا اگر کوئی ہیں۔ تو وہی ناقابل تردید ثبوت سے اگنی ۔ وایو ۔ آدیتہ ۔ انگرا کا رشی اور انسان ہونا ثابت کریں۔ مگر یہ یاد رکھیں۔ کہ لفظ دیوتا جو ان عناصر کیواسطے کہیں استعمال ہوا ہے۔ وہ حسب عقیدہ سناتن دہرم جاندار اشیاء پر نہیں بولا جاتا۔ یہ دیانندی دیوتا نہیں ہیں۔ یہ سناتنی دیوتا ہیں۔ کہیں دیوتا کے لفظ اگنی وغیرہ کو

انسان بتانے لگو۔ اگنی (آگ) والیو (ہوا) آدیتہ (آفتاب) یہ بیجان ۳۳ دیوتاؤں میں سے وسو دیوتا ہیں۔ (دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مترجمہ نہال سنگھ کا طبع دوم کا صفحہ ۴۴۔ اور مترجمہ منشی رام جی کا صفحہ ۱۱۴۔)

پس مجسم مگر غیر ذی روح بیجان اگ ۔ ہوا ۔ سورج سے برہما نے وید نکالے ہیں۔ نہ کسی اگنی وغیرہ انسان رشی سے پڑھے ہیں۔

یہی نہیں۔ کہ دیانندجی نے ایک دو حوالوں میں ہی جعلسازی سے کام لیا ہو۔ آگے اس سے بھی بڑھ کر بددیانتی دکھلائی ہے اور رگوید بھاشیہ بھومکا مترجمہ نہال سنگھ کے صفحہ ۱۳ پر اور ترجمہ منشی رام جی کے صفحہ ۳۸ پر منوسمرتی کے ادھیاء ۲ شلوک ۱۵۱ کا حوالہ دیکر یہ لکھا ہے۔ کہ

"اگنی وایو روی (آدیتہ) اور انگرا اس سے برہما نے ویدوں کو پڑھا"

اس شلوک میں سب حوالوں سے بڑھ کر تحریف کی ہے۔ اس لئے ہم نیچے اس کے تین ترجمے پیش کرتے ہیں۔ جن سے دیانندی دھوکا خاک میں ملجائے۔

پہلا ترجمہ پنڈت تلسی رام آریہ میرٹھی کا اسطرح ہے کہ "انگرا منی کے عالم لڑکے نے اپنے چچا وغیرہ کو پڑھایا۔ اور اپنے علم و عقل کی زیادتی سے انکو شاگرد سمجھ کر" اے لڑکو" ایسا کہا"۔ منوسمرتی بھاشیہ صفحہ ۵ مطبوعہ سمت ۱۹۵۹ بکرمی

دوسرا ترجمہ درشنانند آریہ کا یوں ہے۔
"انگرا کے بیٹے نے اپنے چچا کو پڑھایا۔ اور بیٹا"

کہا۔ اس وجہ سے کہ گیان میں بڑا تہا۔" منوسمرتی مترجمہ درشنانند صفحہ ۲۷

بیتسرا ترجمہ ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۹۰ء مترجمہ نہال چند ساکن مظفر نگر میں یہ ہے۔

"انگرا کے پتر (بیٹے) "کوی" نے اپنے چچاؤں کو پڑھایا۔ اور اس نے انکو پتر کہکر پکارا۔ کہ آپ ودّمان آدمک تہا۔" صفحہ ۳۳

یہ ہے وہ اصل شلوک جس سے دیانندجی چاروں رشیوں سے برہما کو وید پڑھواتے ہیں۔ مگر دنیا میں سوائے دیانند یا اس جیسے دہوکہباز انسان کے کون ہے۔ جو اس میں سے کہیں چار چھوڑ ایک رشی کا نام بھی نکال دے۔ اور برہما تو اس شلوک کے آس پاس بھی نہیں گذرا۔

ناظرین یہ انوکھا ڈھنگ حوالہ بناکر پیش کرنے کا تو آپ نے خوب تاڑ لیا ہوگا۔ کہ مہرشی جی بات بنانے میں بڑے ہوشیار۔ اور فریب دکھانے میں بڑے چالاک ہیں۔ مگر تعجب تو انکی بہومکا کے مترجموں پر آتا ہے۔ کہ نہال سنگھ صاحب کرنالی اور منشی رام صاحب حال۔۔۔۔۔ شردھانند جالندہری نے علم و عقل شرم و حیا کو بالائے طاق رکھکر اندہی تقلید سے اپنے ترجموں میں اس حوالہ کا پتہ لکھدیا۔ اور ذرا بھی نہ سوچا۔ کہ حوالہ سے سوامی صاحب کا مدعا بھی ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟

یہ ترجمہ باوجود دیانند کے خلاف ہونے کے پھر کیوں پیش کیا؟ اس لئے کہ کہیں ہاتھ نہ پڑتا تھا۔ جہاں سے آگ۔ ہوا۔ سورج کو انسان ثابت کریں۔ اور کہیں الیسا ثبوت نہ تہا۔ جس سے برہما کو ان خیالی اور دیمی رشیوں کا شاگرد بنایا جاسکے۔ اس شلوک میں مہاراج کو انگرا نام نظر پڑ گیا۔ پھر کیا تہا۔ آگا دیکھا نہ پیچھا۔ جھٹ آنکھوں میں مٹی ڈالکر شور مچادیا۔

کہ دیکھو منو مہاراج نے بتا دیا ہے۔ کہ انگرا سے برہما نے وید پڑھا۔ مگر یہ نہ جانا۔ کہ اس شلوک میں بیچارے انگرا کا نام نہیں۔ بلکہ انگرا کے بیٹے جس کا نام کوی" تھا کا ذکر ہے۔ اور جیتے جی نہیں۔ تو مرنے کے بعد ہی سہی یہ فریب بازی اور دھوکہ دہی ظاہر ہوکر رشی پن کی خاک اڑادیگی۔

سچائی کا جھوٹا دعوی کرنیوالے دیانندیو! کیا ایسے ایسے دلائل کے بھروسہ پر ہی ویدک دھرم کا جھنڈا تمام دنیا میں گاڑو گے۔ کیا تمہیں ان باتوں سے ذرا بھی لجا نہیں آتے۔ افسوس؟

چیلنج نمبر ۱

اگر آریہ مت کا کوئی اپدیشک۔ پنڈت۔ ایڈیٹر۔ دہلوی ہو۔ یا لکھنوئی ملاسوری ہو یا جالندہری۔ اس شلوک میں برہما کا نام اور انگرا رشی کا۔ جنکو اتھرو وید کا الہام ہوا ہے۔ پتہ نکال دیں۔۔۔۔۔ یا منوسمرتی کے کسی شلوک سے ہی سہی اپنا یہ دعوی کہ برہما نے اگنی۔ وغیرہ چاروں رشیوں سے وید پڑہتے دکھادیں۔ تو ہم ان کو

مبلغ ایک سو روپیہ انعام

سکہ رائج الوقت کا دینگے۔ کوئی ہے جو مرد میدان بنے؟ پھر کہتا ہوں۔ کہ کسی میں دم ہے۔ جو دیانند کے منہ پر سے اس سیاہ داغ کو جو اسنے دنیا کو دھوکہ دیکر غلط حوالہ بتاکر اپنا الّو سیدھا کیا ہے مٹادے؟

وید تین ہیں چار نہیں

فائدہ ہشتم

آریہ سماج کا بانی برخلاف تحقیقات قدیمہ چار ویدوں کا مدعی ہے۔ حالانکہ وید تین ہیں۔ رگ وید۔ یجروید۔ سام وید۔ مگر سوامی صاحب ایک چوتھا وید بھی بتاتے ہیں۔ اور رگویدآدی بھاشیہ بھومکا مترجمہ نہال سنگھ کے صفحہ پر اور مترجمہ منشی رام کے صفحہ پر اس کا ثبوت یجروید کے ذیل کے منتر سے دیتے ہیں۔

"اس یگیہ یعنی ہست مطلق عین علم اور عین راحت وغیرہ صفات سے موصوف محیط کل پرمیشور سے رگ وید۔ یجروید۔ سام اور چہند یعنی اتھروید چاروں ظاہر ہوئے"۔ (یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۷)

دیکھئے یعنی در یعنی لگا لگا کر انیسویں صدی کا سنسکرت دان مہرشی اپنے ہوا خواہوں کی آنکھوں میں دھول نہیں لال مرچیں پیس کر ڈال رہا ہے۔ کیا مجال جو لفظی ترجمہ کسی حوالہ کا پیش کرے۔ ایسا کرنے سے تو دیانندی عمارت قائم رہ سکتی ہی نہیں۔ فوراً تعمیر کنندہ کے سر پر دھڑام سے گر کر اسکو چکنا چور کر دیگی۔ اس منتر سے چوتھے وید کا ثبوت دینے لگے ہیں۔ اور دینے کس لفظ سے لگے ہیں۔ لفظ "چہند" سے۔ بھلا کہاں "اتھروَ" اور کہاں "چہند" نہ لفظی مطابقت نہ معنوی مطابقت نہ صوری مطابقت۔ آگے دیکھئے ایک جھوٹ کے ثبوت کیلئے اور کتنے جھوٹ آپ کو بنانے پڑتے ہیں۔ کہ اول تو اصل منتر میں لفظ "چہندانسی" بصیغہ جمع آیا ہے۔ آپ نے اسکو "چہند" کہکر واحد بنا دیا۔ مگر کام پھر بھی نہ چلتا تھا۔ اس لئے مہاراج کو ایک "یعنی" کی بحر لگانی پڑی۔ جس نے اور بھی صورت بگاڑ دی۔ رشی مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ "ویدوں میں گایتری وغیرہ چہند (بحر) موجود ہونے پر لفظ "چہند" کہنے سے یہی پایا جاتا ہے۔ کہ چوتھے اتھروید کا ظہور بھی اسی پرمیشور سے ہوا"۔

رگویدآدی بھاشیہ بھومکا صفحہ معلوم نہیں۔ کہ یہ دعوی ہے۔ یا دلیل؟

ہماری سمجھ میں تو یہی آتا ہے۔ کہ یہ نرا دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ کہ "چہندانسی" سے مراد چوتھا وید ہے۔ جس کا نام ایشور مہاراج کو لینا نہیں آتا تھا۔ رگ یجر۔ سام۔ تین ویدوں کا نام تو اس نے بتا دیا۔ مگر چوتھے اتھروید کا نام نہ بتا سکا۔ اور بطور چیستان کے "چہندانسی" کہکر سوامی جی کو اشارہ کر دیا۔ کہ یہ اتھروید کا ہی نام ہے۔ لہٰذا پہلے دیانند صاحب سے ہم اسکی دلیل پوچھتے ہیں۔ کہ "چہندانسی" سے چوتھا وید اتھرو نام کس شاستر کے حوالہ سے ثابت ہوتا ہے۔

لفظ "چہند" کی تحقیق

ہمارے پاس سوامی دیانند کے اس دعویٰ کے خلاف کہ "چھند" کے معنی اتھروید ہیں۔ مندرجہ ذیل دلائل ہیں۔ جو انکی ہی کتب سے ہیں

اوّل۔ سوامی جی نے جو منتر یجروید کا اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کر کے اسکے لفظ "چھندانسی" سے اتھروید مراد لیا ہے۔ اسکا لفظی ترجمہ ہی انکی تردید میں کافی ہے۔ اور لفظی ترجمہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے صفحہ ۶ پر اسکے مترجم بابو نہال سنگھ نے اسطرح کیا ہے۔

"اس سروہت یگیہ سے رگ اور سام پیدا ہوئے۔ اس سے چھند پیدا ہوئے۔ یجر بھی اس سے ظاہر ہوا"۔

دیکھو اس لفظی ترجمہ میں اتھروید کا نام و نشان نہیں۔ بلکہ یہ بتایا ہے۔ کہ اس یگیہ سے رگوید اور سام وید پیدا ہوا۔ اور سام وید سے..... "چھند" یعنی علم وعروض و بحر پیدا ہوئے۔ یا یہ کہ ویدوں کے ہر دو حصے نظم و نثر اسی یگیہ سے پیدا ہوئے۔ اصل منتر میں چونکہ لفظ "چہندانسی" بصیغہ جمع بیان ہوا ہے۔ اسلئے لفظی ترجمہ "چھند پیدا ہوئے" کیا گیا ہے۔ نہ کہ "چھند پیدا ہوا۔ جس سے چوتھے وید کا جو کہ ایک

عدد ہے۔ ثبوت نکل آئے۔ بلکہ بہت سے وید اس چھند الٰہی سے پیدا ہو گئے ہیں۔ اگر اسکے معنی اتھرو وید ہیں۔ تو وہ ایک نہیں ہو سکتا کئی اتھرو وید اسکے معنی کرنے چاہئیں۔ بوجہ جمع کا صیغہ ہونے کے۔

دوم۔ وید کی گایتری وغیرہ بحروں کا نام چھند ہے۔

سوم۔ ویدوں کا نام چھند ہے۔

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مترجمہ نہال سنگھ ص ۱۲

چہارم۔ چھند کے معنے نظم کا علم۔

پنجم۔ چھند علم عروض۔

(ستیارتھ پرکاش باب ۳ دفعہ ۹۵ و ۱۰۸)

اب دنیا کی کسی لغت سنسکرت سے یا کسی معتبر کتاب سے جب تک یہ ثابت نہ کر دیا جائے۔ کہ چھند سے مراد خاص اتھرو وید ہے۔ تب تک اس منتر سے چوتھے وید کا ثبوت ریت سے تیل نکالنے کا مصداق ہے۔ چھند اگر عام طور پر چار ویدوں کو کہا جاتا ہے۔ تو اس سے اتھروید کی خصوصیت بالکل باطل ہو جاتی ہے۔ یہ ایسی مثال ہے۔ جیسے کوئی کہے۔ کہ "منش" اسم نکرہ ہے۔ جس سے عام انسان مراد ہیں۔ مگر ایک جگہ منش سے صرف خاص "رامچندر" مراد ہے۔ جو معرفہ ہے۔ سو اس دعویٰ کو تاوقتیکہ دو چار نظائر سے ثابت نہ کر دیں۔ کہ جہاں جہاں منش سے مراد "رامچندر" لیگئی ہے۔ کیونکر ایک انوکھی بات کو جو بے نظیر اور بے دلیل ہے۔ تسلیم کر لیا جائے۔ لہٰذا دیانندی عقیدہ کہ وید چار ہیں۔ بلا دلیل ہے۔ جو نا قابل قبول ہے۔

دیانندی دوسری دلیل سوامی صاحب نے اتھرو وید کے چوتھے وید ہونے کے ثبوت میں خود مدعی کو ہی پیش کر دیا ہے۔ کہ اتھرو وید کا ایک منتر نقل کر کے کہتے

ہیں۔ دیکھو وید چار ہیں۔ اور وہ منتر یہ ہے۔

"جس قادر مطلق پرمیشور سے رگ یجر پیدا ہوا جس نے سام وید اور انگرس یعنی اتھرو وید کو پیدا کیا۔ اور اتھرو وید جس کے منہ کی بجائے یعنی سب سے مقدم ہے۔ اور سام بمنزلہ پاؤں کے ہے۔ یجر وید جس کے قلب کی جگہ ہے۔ اور رگوید پران کے مانند ہے"۔ (بھاشیہ بھومکا ص ۶)

یہ دلیل بھی سخت ذلیل ہے۔ بوجوہات ذیل

(۱) وید زیر بحث کا حوالہ دلیل نہیں ہو سکتا۔ وہ تو خود مدعی کا بیان ہے۔ نہ کہ گواہ کا۔

(۲) اس حوالہ میں تین ویدوں کا نام رگ[1] یجر[2] سام[3] ہے۔ مگر انگرس کسی وید کا نام نہیں۔

(۳) انگرس کے آگے یعنی کا دم چھلا اسکی ساری عزت کو برباد کر رہا ہے۔ اگر دیانندی "یعنی" بیچ میں سے نکال ڈالو۔ تو نتیجہ صفر کے برابر ہوگا۔"

(۴) اگر انگرس سے ملہم وید مراد ہے۔ تو پہلے تینوں رگ[1] یجر[2] سام[3] بھی ملہمان ہونگے۔

(۵) ورنہ کیا وجہ کہ تین وید تو نام بنام بیان کئے۔ اور چوتھے وید کا نام نہ آیا۔ اور اسکے رشی کا ذکر کر دیا۔

(۶) چوتھا وید جو پرمیشور کے منہ کی بجائے اور سب سے مقدم تھا۔ وہی منہ پر نہیں آتا۔ پران پروے پاؤں موجود مگر منہ ندارد۔ ایں چہ بوالعجبی است؟

وید تین ہی ہیں چار نہیں

اپنی سر توڑ کوشش میں کہاں ثابت کر دیا۔ کہ وید چار ہیں۔ تین نہیں۔ دیکھو تم نے اپنے مہارشی کے نقش قدم پر چل کر کتنے فریب اور دھوکے دیئے ہیں۔ سنتے جاؤ۔

ڈنگوی کے فریب

(۱) یجر وید ادھیا ۳۱ کا ساتواں منتر لکھ کر اس کا ارتھ کرتے ہوئے لفظ "چھندانسی" کا ترجمہ "اتھر وید" اپنی طرف سے کر کے دھوکا دیا۔

(۲) "چھندانسی" جو جمع ہے۔ اسکو واحد بنا کر دوسرا فریب دیا۔

(۳) پھر "چھندانسی" کے مخصوص معنے اتھر وید ہونے کی کوئی دلیل نہیں دی۔ بلکہ یہ لکھا کہ "پانینی منی نے چاروں ویدوں کو چھند شبد سے ہی پکارا ہے۔ یہ تیسرا فریب ہے۔ اس سے یہ کیونکر ثابت ہوا۔ کہ "چھندانسی" لفظ مندرجہ بالا کے معنی اتھر وید ہی ہیں۔ یہ تو اور بھی اس منتر کی انشاء بگڑ جاتی ہے۔ کہ جس حال میں چاروں ویدوں کو ایشور مہاراج بھی "چھند" شبد سے پکارتے ہیں۔ تو پھر اس منتر میں تین ویدوں کا نام لینا بالکل فضول تھا۔ ایک لفظ چھند ہی کہہ دیا ہوتا۔ جس سے چاروں وید مراد لیئے جا سکتے تھے۔ اس "چھندانسی" کے لانے سے تو یہ ظاہر ہو گیا کہ پرمیشور مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے رگ۔ یجر۔ سام اور چاروں وید پیدا کیئے۔ کیا بے معنی بات ہے۔ تین وید الگ اور چار وید اس سے علاوہ ہو کر کل سات وید ہو گئے۔ پس آپ کا یہ فرمانا کہ

"جب تین ویدوں کا ذکر پہلے آجائے۔ تو چھند سے اتھر وید ہی ابھپریت ہے۔"

کس قدر جہالت ہے۔ آپکو اس قدر بھی تمیز نہیں۔ کہ امر متنازعہ کو ہی بطور دلیل پیش کرنے والے جاہل ہوتے ہیں۔ یہ امر تو ابھی زیر بحث ہے کہ جب تین ویدوں کا پہلے ذکر آجائے۔ تو چھند سے اتھر وید ہی مراد

ہوتا ہے۔ جس کے واسطے (تین دیگر دیپرمان) علاوہ ازیں ایسے منتر پیش کرو جہاں تین ویدوں کا پہلے ذکر آیا ہو۔ اور پھر چھند اسکے آگے آنے سے اتھر وید اس سے مراد لی گئی ہو۔ جب تک دو تین نظیریں اسکی نہ دو۔ اس دعوے کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے شرم کیا کرو۔

ڈنگوی کی جہالت

ایک دعوی ابھی ثابت نہیں کر سکا۔ کہ دوسرا دیگر دعوی یہ پیش کر دیا۔ کہ اتھر وید کو برہم وید بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ بات ہے۔ جو آپ کے سوامی کو بھی نہیں سوجھی۔ ورنہ وہ بھلا برہم وید پہ کیوں ہاتھ نہ ڈال دیتے۔ نہ یہ دعوی ثابت نہ وہ دعوی ثابت کیونکہ دلیل کسی کے واسطے بھی آج تک نہیں۔ ہم نے تمہاری اور تمہارے رشی کی ابھی فائر ہشتم رسالہ ہذا میں اچھی طرح گت بنا دی ہے۔ حوصلہ ہے۔ تو اسکی تردید کر دکھاؤ۔ مگر کاگ بھاشا میں نہیں اپنی مادری زبان اردو میں کرو۔ جو عام فہم ہو۔

ڈنگوی کی حماقت

مہاشہ ڈنگوی نے سوامی دیانند کی کری کرائی پر بھی پانی ڈال دیا۔ اور اپنی پوری حماقت کا منو سمرتی کے شلوک کو پیش کر کے کافی سے زیادہ اظہار کر دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ

"قادیانی پیغمبر اور اس کے چیلے نوٹ کریں۔ کہ اتھر وید کا ورنن ذکر بہت سے گرنتھوں میں اسلئے نہیں آیا کہ وہ یگیہ کے چار سے اس وید کو چھوڑ دیتے ہیں۔ (شاید اس لئے کہ یہ فضول اور بے ضرورت وید ہے یا اسلئے کہ یہ پرمیشور کے منہ کی بجائے اور سب سے مقدم ہے۔ رگوید بھاشیہ بھومکا ترجمہ نہال سنگھ صفحہ ۲۔

فائدہ (ف) منو سمرتی نے اس بات کو سپشٹ کر دیا ہے۔ پہلے ادھیائے کے ۲۳ شلوک میں بتلایا گیا ہے۔ کہ "اس پر ہونے یگیہ کی شدھی

کے لئے تین سناتن وید اگنی۔ وایو۔ آدیتہ سے پیدا کئے گئے" (پرکاش مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۳ کالم ۲)

کہو جی ڈنگوری بی۔ اے! اپنی حماقت پر واقف ہوئے ہو۔ یا نہیں؟ اگر نہیں ہوئے۔ تو سنو! تم نے برخلاف دیانند اپنے گورو کے (جس نے ستیارتھ پرکاش میں اسی شلوک سے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ اگنی۔ وایو۔ آدیتہ انگرا نے برہما کو وید پڑھائے۔ جسکی مفصل بحث رسالہ ہذا میں اوپر درج ہے) یہ مان لیا۔ کہ (۱) اس شلوک میں چاروں مہارشیوں کا کوئی ذکر نہیں۔ (۲) اس میں برہما کا کوئی قصہ نہیں۔ بلکہ اس میں تو یہ ہے۔ کہ "پربھو" نے (جس سے مراد آپکی ایشور ہے) اگنی وایو۔ آدیتہ سے تین وید پیدا کئے جس سے ثابت ہو گیا۔ کہ یہ تین رشی اور انسان نہیں۔ بلکہ آگ، ہوا، سورج غیر ذی روح بیجان چیزوں کا نام ہے۔ ورنہ ایشور نے انسانوں سے جو کہ رشی تھے وید پیدا کرنے تھے۔ یا انسانوں کو اپنے پاس سے وید دیئے تھے۔ کجا خدا کا رشیوں پر وید پرکاش کرنا اور کہاں اگنی وغیرہ سے ویدوں کو پیدا کرنا۔ جو صاف تبلا رہا ہے۔ کہ ویدوں کا منبع اور ماخذ یہی تین چیزیں ہیں۔ جو بیجان ہیں۔ الحمدللہ کہ ایک آریہ گریجوایٹ کے قلم اور زبان سے دیانند کا دعویٰ باطل اور سناتن دھرم والوں کا عقیدہ سچ ثابت ہو گیا۔ کہ وید بیجان اشیاء آگ۔ ہوا۔ سورج دیوتاؤں سے برہما نے دوہی اور افذ کئے اور نکالے اور پیدا کئے تھے۔ کیوں مہاشہ جی اب تو کچھ سمجھے ہو! اگر سمجھے ہو تو تھوڑا سا شرما بھی چھوڑو۔ کیونکہ ستّ کو قبول کرنیکی تو آریوں میں عادت ہی نہیں۔ تمکو ندامت ہی آجائے۔ تو غنیمت ہے۔ الحمدللہ کہ آریوں کی کتابوں سے ہم نے ثابت کر دیا کہ وید دراصل تین ہیں۔ چار نہیں۔ اب آریہ اگر سچے ہیں۔ تو ایسے ہی زبردست دلائل سے چار ویدوں کا ثبوت پیش کریں۔ اور ہمارے دلائل کی تردید کر دیں۔

وید شروع دنیا میں نازل نہیں ہوئے

فائر نہم

(ا) آریہ سماج کے مہرشی کا یہ دعویٰ ہے کہ "پیدائش دنیا کے شروع میں پرماتما نے ایک ایک وید کو ظاہر کیا" (ستیارتھ پرکاش باب ۷ دفعہ ۷)

(ب) پھر یہ بھی دعویٰ ہے۔ کہ "وید ہمیشہ ایشور کے گیان میں موجود رہتے ہیں۔ جب سرشٹی (دنیا) پیدا ہوتی ہے۔ ان کا ظہور انسانوں کے لئے ہوتا ہے۔ اس ظہور کا آغاز ہونے کی وجہ سے ویدوں کی ازلیت و ابدیت میں کوئی فرق نہیں آتا" (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ترجمہ منشی رام جگیاسو حال شردھانند صفحہ ۵۲)

مندرجہ بالا حوالوں کا مطلب یہ ہے۔ کہ وید خدا کے علم میں ازل سے ہیں۔ ان کی ابتداء کوئی نہیں۔ کیونکہ خدا کا کلام مثل خدا کے ازلی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ فیصلہ ہو جاتا ہے۔ کہ ہر ایک مخلوق خواہ جاندار ہو یا بیجان اور ہر ایک مرکب چیز خواہ خدا نے بقول آریہ ترکیب دیکر پیدا کی ہو۔ خواہ انسان نے اپنی کاریگری سے بنائی ہو۔ یہ سب موجودات اس دنیا کی ہو یا اس سے پہلی کسی دنیا کی یا آئندہ دنیا کی وہ سب ویدوں کے بعد کی ہے۔ ویدوں سے پہلے کی کوئی چیز نہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ویدوں میں کسی ایسی چیز کا جو کہ ویدوں سے بعد ظہور میں آئی ہو۔ ذکر ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر کسی مخلوق اور ایجاد بندہ کا ویدوں میں ذکر آئیگا۔ تو مانا جائیگا۔ کہ وید اس چیز سے جسکا ذکر کیا گیا ہے۔ بعد کی تصنیف ہے۔ ورنہ ازلی وید میں اسکا ذکر کیوں آیا۔ مثلاً سورج، چاند

گھوڑا، پرندہ، انسان وغیرہ کل اشیاء ایسی ہیں۔ جو ایک بھی ان میں ازلی اور غیر مخلوق نہیں۔ سب پیدا شدہ اور مخلوق ہیں۔ اگر ویدوں میں ان کا نام آیا تو سمجھا جائیگا کہ یہ چیزیں پہلے موجود تھیں۔ تب ویدوں میں بعد کو ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اسلئے اب ہم ایسے منتر ویدوں سے پیش کرتے ہیں۔ جن میں ان اشیاء کا ذکر ہے جو ویدوں کے بعد کی پیدا شدہ ہیں۔

ویدوں سے قدامت وید کا رد

(۱) رگوید کا مندرجہ ذیل منتر ویدوں کی قدامت کو جڑ بنیاد سے اکھیڑ دیتا ہے۔ غور کرو۔ ایشور (خدا) انسانوں کو ہدایت کرتا ہے۔ کہ

"اے انسانوں تمکو دھرم ہی پر عمل کرنا چاہیئے۔ ادھرم (گمراہی) اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ جس طرح زمانہ قدیم کے دیو یعنی صاحب علم و معرفت، راستی شعار، طرفداری اور تعصب سے خالی عالم اور ایشور اور دھرم کے حکم کو عزیز جاننے والے تمہارے بزرگ گذر چکے ہیں۔ سرب شکتی مان قادر مطلق ایشور کے بنائے ہوئے دھرم پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح تم بھی اسی دھرم کے پابند رہو تاکہ وید میں بتائے ہوئے دھرم کا تم کو بلا شک و شبہ علم ہو جائے۔" (رگوید اشٹک ۸۔ ادھیاء ۸۔ ورگ ۴۹ منتر ۲)

(منقول از رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مترجمہ نہال سنگھ صفحہ ۱۰۹۔ مترجمہ منشی رام صفحہ ۱۵۸)

اس منتر سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ رگوید ایسے زمانہ کی تصنیف ہے۔ جب آریوں کے بہت سے بزرگ پیدا ہو کر دھرم پر عمل کر دنیا سے گذر چکے تھے۔ اور وہ ایسے تھے جنکو آریہ جانتے تھے۔ اسی لئے ان گذرے ہوئے مہاتماؤں

کو بطور نظیر پیش کر کے ویدک ایشور انسانوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ اگر تم میرے بتائے ہوئے دھرم کا بلا شک و شبہ علم حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو تم ان اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلو۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اب اگر وہ ایسے بزرگ تھے۔ جنکو وہ لوگ جو اس منتر میں مخاطب ہیں۔ جانتے ہی نہ تھے۔ تو یہ ایسی بیہودہ بات ہے۔ جو ایک بیوقوف انسان بھی نہیں کہہ سکتا کہ "اے عزیزو اور دوستو! اگر تم ایشور کے بتائے اور فرمائے ہوئے دھرم پر عمل کرنا چاہتے ہو۔ تو مجہول الحال نامعلوم الاسم اپنے ان نیکوں اور پاکوں کی پیروی کرو۔ جو اس دنیا سے پہلے گذر چکی ہیں۔ جس طرح وہ ایشور کے بتائے ہوئے دھرم پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح تم بھی دھرم کے پابند رہو۔"

کیا کوئی سمجھدار ایسی نظیر بھی پیش کیا کرتا ہے۔ جس نظیر کو وہ لوگ جنکو اس نظیر کا مثیل بننا ہوتا ہے۔ جانتے بھی نہ ہوں۔ پس یقیناً رگوید ایسے زمانہ کی تصنیف ہے۔ جو دنیا کی پیدائش سے بہت بعد کا ہے اور یہ منتر آغاز آفرینش کا یا ازلی نہیں ہو سکتا۔

(۲) آگے یجر وید میں بھی اسی قسم کے منتر ہیں۔ جن سے قدامت وید باطل ہوتی ہے۔ دیکھو ایشور کہتا ہے۔

"اے انسان! جو لوگ عالم ہیں۔ وید ودیا کے جاننے والے تمام علوم میں ماہر جہاندیدہ وسیع علم والے نیک اعمال ہیں۔ تو اس قسم کے بڑے بڑے ودوانوں کی جو پہلے تم سے پیشتر ہو چکے ہیں۔ تقلید کر۔"

(یجر وید ادھیاء ۱۲۔ منتر ۱۱)

کیا یہ منتر اس وقت کا تصنیف نہیں۔ جو وقت کہ بڑے بڑے عالم پیدا ہو کر گذر چکے تھے۔ جنکی پیروی کرنے کا حکم اس میں دیا گیا ہے؟

اور سنو! یجروید ادھیاء ۱۲ کا منترہ ۵ہم کیا ظاہر کرتا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ

"اے عالم بزرگو! جو اس وقت زمین پر موجود تمہارے
سامنے تحصیل علم سے فارغ ہو چکے ہیں۔ یا جو تحصیل علم
میں لگے ہوئے پتر لوگ پڑھنے پڑھانے اور اپدیش کا
کام کر رہے ہیں۔ الخ۔"

یہ اسوقت کی ہدایت ہے۔ جبکہ دنیا میں تعلیم و تعلّم کا سلسلہ جاری ہو گیا تھا۔ ورنہ ابتدائے دنیا میں تو کوئی بھی پڑھنا لکھنا نہیں جانتا تھا جیسا کہ خود دیانند صاحب آدی بھاشیہ بھومکا میں ویدوں کی پیدائش کے بیان میں لکھتے ہیں۔ کہ "دنیا کے شروع میں پڑھنے پڑھانے کا کچھ بھی انتظام نہ تھا۔ اور نہ کوئی کتاب تھی" (صہ ۹)

(۴) مندرجہ ذیل منتر اس وقت کی تصنیف ہے۔ جبکہ دنیا میں تپ دق وغیرہ بیماریاں لوگوں میں پیدا ہو گئی تھیں۔ جیسا کہ یجروید ادھیاء ۱۲ کے منتر ۹۸ میں لکھا ہے۔ کہ

"اے انسانو! جس دوائی سے تپ دق دور
ہوتا ہے۔ رگانے بجانے والوں کو اس کا استعمال
کرنا چاہیئے۔"

(۵) مندرجہ ذیل منتر اس زمانہ کی تصنیف ہے۔ جبکہ گھوڑوں کو چابکسوار سدھارتے تھے۔ اور رتھوں میں گھوڑے جوتتے تھے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

"اے عالم باعمل مہا تمن! آپ گذشتہ عالموں سے
تعلیم پائے ہوئے ہیں۔ آپ کے جن گھوڑوں کو
چابک سواروں نے سدھایا ہوا ہے۔ آپ انکو
دشمنوں کی فوج کے مقابلہ میں رتھ میں جوڑیئے۔"

(یجروید ادھیاء ۲۲ منتر ۳۷)

اس منتر میں گذشتہ عالموں کا ذکر ہے۔ جس سے یہ امر بدیہی طور پر ثابت ہے۔ کہ اس منتر کی تصنیف اس وقت ہوئی ہے۔ جبکہ ایسے لوگ گذر چکے تھے۔ جس سے مخاطبین منتر نے تعلیم پائی تھی۔ اور انکے وہ گھوڑے چابک سواروں نے سدھائے تھے۔ جن گھوڑوں کو رتھ میں جوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیا اب بھی کوئی کہیگا۔ کہ یجروید ابتدائے دنیا میں نازل ہوا۔ یا یہ ایشور کا ازلی گیان ہے؟

(۶) ذیل کا منتر اس وقت کی تصنیف ہے۔ جبکہ رتھ کا عام رواج ہو چکا تھا۔ یجروید کے ادھیاء ۳۴ کا منترہ دیکھو۔ جو یہ ہے۔ کہ

"جس من کے اندر رگوید۔ سام وید اور یجروید قائم ہیں۔
(دیکھو یہاں صرف تین ویدوں کا نام آیا ہے۔ چوتھے
کا ذکر تک نہیں۔ فاروق) جس میں مخلوقات کے چت
موتیوں کیطرح لڑی میں پروئے ہوئے یا رتھ کے
پہیئے کے نابھ میں آروں کیطرح جڑے ہوئے ہیں۔"
(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صہ ۵)

یہاں نہ صرف رتھ کا ہی ذکر ہے۔ بلکہ اسکے آرے اور پہیئے اور نابھ تک کا ذکر کیا گیا ہے۔ اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ وید انادی ہیں۔ یا ابتدائے دنیا میں نازل ہوئے تھے۔ اگر وید ازلی ہیں۔ تو گھوڑے بھی ازلی تپ دق بھی ازلی اور دق کے بیمار بھی ازلی اور چابکسوار بھی ازلی سب ازلی ہیں۔ اور اگر یہ سب دنیا کی اشیاء ہیں۔ تو وید وہ نہیں جو کہ ازلی ہیں۔ ان مخلوق اشیاء کا جو کہ ویدوں کے بعد کی ہیں۔ کیوں ذکر آیا؟

چاند اور سورج کی پیدائش کے متعلق۔ رگوید اشٹک ۱۸۔

اودھیار ۸ ورگ ۴۸ کا ایک منتر ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ سورج اور چاند وغیرہ کو خدا نے مثل سابق بنایا ہے۔ کیا یہ عقل کی بات ہے۔ کہ ایسی کتاب یا ایسے گیان میں جو کہ ازلی ہے۔ اس میں اس چیز کی نسبت جو پیدا شدہ ہے۔ یہ کہا جائے کہ اس کو مثل سابق بنایا ہے۔ کیا ازل سے پہلے بھی کوئی زمانہ تھا۔ جسکو "سابق" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ وہ منتر یہ ہے۔

"سب کائنات کے قائم رکھنے والے پرمیشور نے سورج اور چاند وغیرہ کو مثل سابق بنایا ہے"۔

کیوں جی دیانندیو! یہ "سابق" کا لفظ کس زمانہ پر بولا گیا ہے؟ کیا ازل سے بھی سابق کوئی زمانہ تھا جس میں سورج چاند کو ازلی گیان میں مثل سابق بنایا جانا لکھا گیا ہے؟ سوچو! اور اس خیال خام کو چھوڑ دو۔ کہ وید ازلی ہیں بلکہ وید پیدائش دنیا سے بہت بعد کی تصنیف ہے۔

ویدوں میں تحریف ہوئی ہے

فائدہ دہم

آریہ سماج کا مہرشی اسبات کا بھی مدعی تھا۔ کہ وید بلا تغیر و تبدل جس طرح اگنی۔ وایو۔ آدیتہ اور انگرا ملہمان وید پر نازل ہوئے تھے۔ ویسے ہی آجتک محفوظ ہیں۔ مگر اس دعویٰ کی دلیل بجز اپنے زبانی جمع خرچ کے اور کچھ نہیں۔ کیا یہ امر قابل تسلیم ہو سکتا ہے۔ کہ دو ارب سال کا گیان (وید) جسپر لاکھوں ادبار آئے۔ کروڑں تباہیاں نازل ہوئیں۔ ہزاروں برباد کن آندھیاں چلیں۔ وہ جوں کا توں ہی چلا آ رہا ہے؟ منو سمرتی جو ویدوں سے بعد کی تصنیف ہے۔ اسمیں تو بہت سے شلوک بقول دیانند صاحب جعلی داخل ہو گئے جنکے نہ داخل کرنے والوں کا پتہ نہ زمانہ تحریف کا علم نہ شلوکوں کا نشان معلوم۔ کہ کون سے شلوک اصلی ہیں۔ اور کون سے نقلی (دیکھو جیون چرتر طبع اول ۶۵۱ مرتبہ لیکھرام) مگر ویدوں میں تحریف ناممکن اور محال تھی جسکی زبان بھی مردہ اور سمجھنے والے بھی ناپید اور سمجھنے والے بھی معدوم۔ چنانچہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا مترجم مہاشہ نہال سنگھ اپنی ترجمہ کے دیباچہ میں لکھتا ہے۔ کہ "یہاں آریہ ورت کے لوگ تقریباً پانچ ہزار برس کے عرصہ سے ویدوں کا رواج بند ہو جانے کے باعث اپنے دھرم کو اس قدر بھول گئے کہ اب وہ انہیں اوپرا معلوم ہوتا ہے۔ اسی کو سن یا دیکھ کر نہ صرف طبیعت نفرت کرتی ہے۔ بلکہ اسکا اصلی اور سچی ہیئت میں پیش کرنیوالا دشمن نظر آتا ہے۔" (دیباچہ مترجم بھومکا صفحہ ۲) مترجم بھومکا کا یہ افسوس عبرت انگیز ہے۔ وہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ پانچ ہزار برس سے ویدوں کا رواج ہی مٹ گیا تھا۔ مگر پانچ ہزار برس سے پہلے کا حال تو بالکل نامعلوم ہے۔ اس لئے جو چاہا۔ اس زمانہ کے متعلق لکھ مارا۔ مگر نہ سہی ہم درست بتائیں تو سہی۔ کہ پانچ ہزار برس پیشتر ویدوں کے رواج کا جاری رہنا کس تاریخ اور مستند دلیل سے ثابت ہے۔ یہی نہیں۔ کہ مترجم بھومکا ہی یہ واویلا ویدوں کی گمنامی کر رہا ہے۔ خود سوامی جی گورو بھی ستیارتھ پرکاش میں لکھتا ہے کہ جین مذہب جب پیدا ہوا۔ تو جینی بھی ویدوں کی مذمت کرنے لگے۔ اسکے پڑھنے پڑھانے یگیوپویت (زنار بندی) وغیرہ اور برہمچریہ وغیرہ اصولوں کو بھی تباہ کیا۔ جہاں جینی کتابیں وید وغیرہ کی پائیں۔ انکو تلف کیا۔ ایسی تین سو برس تک آریہ ورت میں جینیوں کی سلطنت رہی۔ بہت لوگ وید کے علم وغیرہ سے ناواقف ہو گئے۔" (ستیارتھ باب ۱۱ دفعہ بیس صفحہ ۳۹۳) کیا اب بھی کسی کو شک رہیگا۔ کہ ویدوں میں تحریف ناممکن تھی۔ اور وہ باایں ہمہ بربادی و تباہی محفوظ اور بلا تغیر و تبدل رہتے ہیں؟

دیانند کی کتب میں تحریف دور کیوں جاؤ۔ خود سوامی دیانند صاحب کی کتابوں کو لو۔ انہیں انکی زندگی میں جبکہ وہ سامنے بیٹھے ہوئے تھے

بقول آریہ سماج ایسی تحریف ہوئی کہ اصول بدل گئے ۔ عقیدہ تبدیل کر دیئے ۔ مگر تحریف کرنیوالوں کا آج تک پتہ نہیں چلسکا ۔ دیکھو سوامی جی کی ستیارتھ پرکاش کا پہلا اڈیشن بنارس میں سوامی جی کی زندگی اور حاضری میں ۱۸۷۵ء میں طبع ہوا ۔ اور چار سال کے قریب وہ ستیارتھ پرکاش سوامی جی کی زندگی میں شائع ہوتا رہا ۔ اسکی اشاعت سے چار سال بعد سمت ۱۹۳۵ بکرمی میں بانی آریہ سماج نے اس اڈیشن کے متعلق ایک اعلان دیا پس چھپایا جو رگوید بھاشیہ کے دوسرے حصہ کے ٹائیٹل پر طبع ہوا تھا ۔ اسمیں سوامی جی فرماتے ہیں ۔ کہ ترپن اور شرادھ کے متعلق جو ستیارتھ پرکاش طبع اول میں چھاپا گیا ہے ۔ سو لکھنے اور شودھنے والونکی بھول سے چھپ گیا ہے " (لقدرا ہلائیۃ جیون چرتر ٹکا ص ۹۳۴) اب غور کرو کہ جس کتاب کا مصنف زندہ سامنے موجود ہو ۔ اسکی کتاب میں تحریف ہو جاتی ہو ۔ کہ بالکل ایک باب کا باب ہی مردوں کے شرادھ کرنیکی جو ازمیں معہ حوالوں اور دلیلوں کے داخل کرنیوالے داخل کر دیتے ہیں ۔ اور اسکو چار سال تک خبر ہی نہیں ہوتی کہ میری کتاب بست اسکو راست ستیارتھ پرکاش بنا دی الا ہے ۔ تو پھر وید کا تو کوئی والی نہ وارث تھا ۔ انمیں تحریف کا کرنا کیا مشکل کام تھا ۔ ایک ستیارتھ پرکاش میں تحریف نہیں ہوئی ۔ بلکہ سوامی جی کی مایہ ناز تفسیر یجروید آدی بھاشیہ بھومکا میں بھی یہ ظلم ڈھایا ہے ۔ کہ جس کا ذکر بھومکا کے مترجم نہال سنگھ نے اپنے دیباچہ کے ص۳ میں کیا ہے ۔ کہ سوامی جی نجات سے واپسی روحونکے قائل ہیں ۔ اور انکی کتاب کا ہندی آریہ بھاشا لکھنے والے نجات سے واپس ہونیکو غلط اور ناجائز قرار دے رہے ہیں ۔ پھر بھلا وید بچارے کس شمار میں ہیں ۔ جنمیں تحریف کا ہونا ناممکن اور محال قرار دیا جائے ۔ اس تقریر کے بعد ضرورت تو نہ تھی ۔ کہ سوامی صاحب کے دعوی عدم تحریف وید پر مزید روشنی ڈالی جائے مگر تا ہم بدایت پہنچانیکی غرض سے ہم ایک نمونہ تحریف کا پیش کر دیتے ہیں ۔ یجروید ادھیاے ۲۵ منتر ۱۸ مطبوعہ ویدک پریس اجمیر کے ص۱۹۱ میں عبارت ہے " سو سہ نو بودھی شرد بھی ہو رشیا نوادہا تا سمساتہ " اس عبارت کو سوامی دیانند جی نے وید کا منتر قرار دیکر اپنے یجروید بھاشیہ میں نقل کیا ہے ۔ اور اسکی تفسیر بھی کی ہے لیکن بالمقابل اسکے بمبئی کا مطبوعہ یجروید اٹھا کر دیکھو تو اسمیں یہ عبارت قطعاً نہیں ہے ۔ اب یا تو سوامی جی نے اپنے بھاشیہ میں اسکو زائد کر لیا ۔ یا دوسرے بمبئی والے یجروید سے اسکو نکال دیا ۔ ہر دو صورت میں تحریف ثابت اور عدم تحریف باطل ہو گیا علاوہ ازیں رگوید کے منتروں کی تعداد رگوید بھاشیہ کے شروع میں سوامی جی نے ۱۰۵۸۹ بتائی ہے مگر بال کرشن صاحب ایم اے پروفیسر نے ہندی تواریخ ہند جلد اول کے ص۳۲ پر ۱۰۵۱۸ درج کی ہے ۔ اور پنڈت خبو لنگر صاحب کا ترجمہ نے وید تہاس نرنے کی بھومکا کے ص۱۱ پر ۱۰۴۰۲ لکھی ہے ۔ اور دیانند بی اے شاستری پنڈت

مختصر فہرست کتب ردّ آریہ

چشمۂ معرفت } آریوں کے تمام اُن بڑے بڑے اعتراضوں کا جواب جو ہمیشہ وہ اسلام پر کرتے رہتے ہیں ۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا زبردست ثبوت ویدوں کی تعلیم کا شرمناک فوٹو ۔ تناسخ کا زبردست ردّ ۔ نہایت زبردست مکمل کتاب ہے ۔ مصنفہ امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ قیمت صرف ۸/ عا

سُرمہ چشم آریہ } معجزہ شق القمر پر آریوں کے جملہ اعتراضات کا جواب اور شق قمر کا عقلی ۔ نقلی ۔ تاریخی ثبوت ۔ رُوح و مادہ کی قدامت کا ردّ اور حدوث رُوح کا ثبوت ۔ قانون قدرت پر مفصل بحث انعامی پانسو روپیہ ۔ آخر میں بذریعہ اعلان مباہلہ آریوں پر اتمام حجت ۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قیمت صرف ۱۲/

شدھی کی شدھی } آریوں کی مایۂ ناز نین اشاعتوں کی حقیقت جس کو اوّل سے آخر تک ختم کئے بغیر روٹی کھانی دوبھر ہو جائیگی ۔ نہایت ہی دلچسپ کتاب ہے ۔ انعامی پانسو روپیہ ۔ قیمت صرف ۶/

ویدوں کی تعداد } اسمیں آریوں کے اس دعویٰ کی تردید ہے ہیں ۔ جو وہ کہتے ہیں کہ وید چار ہیں ۔ آریوں کی مسلمہ کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید تین ہیں چار نہیں ۔ قیمت صرف ۱/

ازالۃ الشکوک : آریوں کے بیس اعتراضوں کا جواب ہے جو انہوں نے اسلام پر کئے تھے قیمت ۲/

رسالہ گوشت خوری ۔ گوشت خوری کا ثبوت اور آریوں کے اعتراضات کا جواب ۲/

تصدیق کلام ربانی } مرار ی لال آریہ نے " اسلام کے بانی کی کہانی " ایک کتاب لکھی تھی ۔ اسکا دندان شکن تحقیقی و الزامی ایسا جواب دیا گیا ہے کہ باید و شاید ۔ قیمت صرف ۸/

ویدک توحید کا آئینہ } اسمیں آریوں کی توحید اور ویدک ایشور کا مطلب نہایت صاف و شفاف آئینہ میں دکھایا گیا ہے۔ قیمت صرف ۲ر

تنبیہ زبان دراز } غلام حیدر عرف تلک آریہ نے "افشاء راز" ایک رسالہ لکھا تھا اس کا سر توڑ جواب دیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱ر

ردّ تناسخ } اسمیں آریوں کے مسئلہ تناسخ کے ۲۵ جوابات ایسے دئے گئے ہیں کہ جن کا جواب ممکن نہیں۔ اور آخر میں قرآن شریف کی ان آیتوں کا مطلب بتلایا گیا ہے۔ جن سے آریہ تناسخ کا ثبوت دیا کرتے ہیں۔ اور آریوں کے استدلال کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳ر

پیدائش عالم } آریوں کے اس مسئول دعویٰ کی تردید جو وہ کہتے ہیں کہ دنیا کے سلسلہ کی کوئی ابتدا اور انتہا نہیں ہے۔ یہ سلسلہ خود بخود چلتا ہے۔ آریوں کی مسلمہ کتابوں اور تحریروں سے دنیا کے سلسلہ کی ابتداء اور اس کا مخلوق ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳ر

ایک مسلمان کا پیغام } اسمیں سجدوں کے بنانے کی حقیقت اور اذان دینے کا فلسفہ عقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور سکھوں کو اسلام کی دعوت دیگئی ہے۔ قیمت صرف ۱ر

میگسم توپ } یہ تازہ تصنیف ہے۔ جس میں پُرزور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ویدک دھرم عالمگیر مذہب نہیں ہوسکتا۔ اور نہ کوئی دانا اس مذہب کو قبول کر سکتا ہے۔ دیانندی ویدوں کی تعلیم کا ایسا نقشہ دکھایا گیا ہے کہ جس کو دیکھ کر ہر سمجھدار ذی علم انسان حیران رہ جائے۔ (زیر طبع)

نوٹ ا۔ یہ سب کتابیں اور ان کے علاوہ دیگر آریوں کے ردّ کی کتابیں مندرجہ ذیل پتہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت بھیجکر منگالیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا

المشتہر

مینیجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) فاروقی